مجموعہ اعتقادات شیعہ

(مناظرہ - اردو)

وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم

سنه ۱۲۶۴ ه

مجموعه اعتقادات حسنه

بنای دین و محافظ ایمان

سنه ۱۲۶۴ هجریه

مطبع جعفریه باهتمام محمد علی خان صاحب
دهلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیچھے حمد وثناے بے انتہاے خداے یکتاے بے ہمتا کے اور صلوٰۃ وسلام بے نہایت نبی افضل الانبیا
مسند نشین قاب قوسین او ادنی صاحب یٰسین وطٰہ حضرت محمد مصطفی کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ
الذین سراج الہدی اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا سیما علی ابن عم محمد وصیہ وخلیفتہ بلا فصل
افضل الاوصیا بحکم تاز میدان خطاب انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی باب مدینۃ العلم قاسم سقر وطوبی
شہسوار معرکہ لافتی مولینا ومولی الکونین شہسوار بدر وحنین اسد اللہ الغالب مولائی علی ابن ابی طالب
الہادی المرتضی والمعصومۃ الطاہرۃ سیدۃ نساء العالم فخر حوا ومریم شفیعہ روز جزا سیدتنا ومولیتنا فاطمۃ الزہرا
البتول العذرا وجمیع الائمۃ خلفاء الہدات سفینتہم سفینۃ النجی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین و[illegible]
المہدیین غیر مرتدین علی عقابہم واموالی الذین اتبعوا الہدی خادم الطلبا تراب اقدام موالی مولائی کونین
المتمسک بثقلین المتوسل بباب الحسنین ابن محمد العبد الراجی حسین صانہما اللہ عن کل الشین وغفر لہما ولوالدیہما وحشرہم
جمیعہم فی اتباع الثقلین خدمت مین طالبان علم ایمان کے ملتمس ہے ای برادران ایمانی کان رکھکے
سنو اور دلسے متوجہ ہو کہ ہر شخص پر سیکھنا اعتقادات دین حقہ جعفری کا فرض اور لازم ہے سو چونکہ اکثر برادران
زمان اصول ضروری عقاید سے بے بہرہ اور بے خبر محض ہین اور سبب اسکا بادی نظر مین اور نفس الامر مین
بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت لوگ تو باوصف استطاعت وفراغت کے محض شامت نفس سے طرف تحصیل و
تعلم اس علم ضروری کے اصلا متوجہ نہین اور بہتیرے فکر معاش سے فارغ نہین کہ اسطرف متوجہ ہوئین

ہوتے ہین اور بیشتر جو پڑھی لکھی ہین وہ بھی علم دین و ایمان سے بے نصیب ہوتے ہین اور
وقت عزیز کو امر دین مین صرف کرنا صرف اسراف و بے مصرف جانتے ہین اور دنیا طلبی مین غرق آب
ہین اور چونکہ بیشتر کتب اور رسایل عربی اور فارسی مین ہین تو بیچارے عوام بے استعداد لوگ اصول عقاید
ضروریہ و فرضیہ سے نابلد محض رہتے ہین اور بعض بعض دنیا طلب جاہ خواہ تعلی دوست صرف چار حرف
صرف و نحو یا منطق و معانی کے پڑھے ہوے بحسب ظاہر جو حلیہ علم سے آراستہ ہین وہ بھی علم دین سے بے خبر اسباب
دنیا اور جاہ و منصب مین بجان و دل حاضر اور اظہار فضل و تعلی کے لئے علوم دینیہ مین دخل دیتے ہین
اور جو کچھ خبر بھی رکھتے ہین تو بسبب اغوای شیطانی اور شہوات نفسانیکے اظہار مسطورہ کے لئے اصول عقائد
مین خبط و تحریف اور نسخ و فسخ کو راہ دیتے ہین حتی کہ احادیث صحیحہ اور متواترہ سے یا بسبب جہل و نادانی
کے یا بسبب علت نفسانیکے انکار کر جاتے ہین اور عوام بیچارے دھوکے مین پڑتے ہین اور علاوہ اسکی چونکہ
بعض بعض فرقہ شیعہ کے ایسے بھی ہین کہ وہ اپنے تئین شیعہ کہتے ہین لیکن وہ اصول اور ضروریات عقاید
شیعہ اثنا عشریہ سے در حقیقت مخالف ہین اور ضرورت معجزات و فضایل ائمہ سے منکر ہین جیسیکہ زیدیہ وغیرہ
اور بعضے ایسے ہین کہ زیادہ حد اعتدال سے ائمہ کو خیال کرتے ہین جیسے غلات اور مفوضہ وغیرہ اور نام
اپنا شیعہ ظاہر کرتے ہین لیکن حقیقت مین سب مخالف اور دشمن ہین اثنا عشریہ کے تو بیچارے عوام کالانعام
مشہور ہین بیچارے اثنا عشریہ بھی جو اصل اصول اور علم و عقل سے جاہل اور بے بہرہ ہین جس عالم کو ظاہر مین ملقب
بشیعہ دیکھتے ہین اوسکی کہنے سے عالم جانکر بر اعتبار دیکھکر گمراہی اور گمراہی مین پا در گل رہتے ہین یعنے بسبب
ظاہر پڑھا لکھا سمجھکر اوسکے قول و فعل کو پتھر کی لکیر جانتے ہین اور چاہ ہلاکت مین گرتے ہین — واضح ہو کہ
نفس الامر مین فرقہ حقہ ناجیہ مبشرہ بنجات فرقہ امامیہ اثنا عشریہ ہی لیکن اسمین بھی یاد رہے کہ ایک گروہ جسکے
اخبار نام بنیاد اخباری بقول اہل ہند مثل ایک لونڈ کے بیٹے کے اوٹھہ کھڑے ہوئی ہے اگرچہ دعوی زبانی
اونکا کمال طمطراق سے عمل اتباع اہلبیت پر ہے لیکن نفس الامر مین مثل صدای دہل محض بے اصل ہے کیونکہ کتب
اور تعقہ وغیرہ مرتب ہین وہ سراسر مخالف ہین ائمہ اور قرآن کے بلکہ فرقہ ناجیہ اسمین گروہ اصولیین ہے

کہ بمفاد مضمون ہدایت بنیاد انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا ابدا

۴ باہر او تمام معاملہ میں بموجب ہدایت قرآن کے ہیں اور ارشاد حضرت کے بھی جو بموجب ارشاد ثقلین تقلید
اور پیروی کرتے ہیں عالم اہل فقیہ اکمل متبحر وسیع عدالت بری از دخل النفس زمان او دھی حکم
کے سوا اوس تقلید کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں اور اس فقیہ کو مجتہد اگرچہ گفتگو اوکی بحث اسکی کتب اصول
میں بہت بسط و تفصیل سے ہے کہ اگر اس جگہ اُسکے تعرض کا حق کیا جاوے تو بقدر سطول کھنچا ہی ہے لیکن مختصر آ
بطریق تطفل مشتے نمونہ از خروار اس جگہ اتنا بس ہے کہ تقلید عالم فقیہ اور جواز رجوع اسکی طرف بموجب وا
آیات قرآنی مثل آیہ وافی ہدایہ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا
قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون اور اخبار و احادیث متواترہ ایمہ ۳ کہ کتب احادیث ایمہ اوسے
بھری پڑی ہیں کالشمس فی وسط النہار روشن اور آشکار ہے جو کہ اپنے محل پر تفصیل مذکور ہے حقیر
بمضمون مختصر بیان بس اشارہ پر اکتفا کرتا ہے کہ تمام مدار کار اہل اخبار کا اور بڑی طمطراق اسکا فی مثل
صدائے اہل خالی الاصل کے اس پر ہے کہ ہم بڑے احتیاط شعار ہیں کہ ظن اور قیاس کو دخل نہیں دیتے جو خبر ایمہ سے
پونہچی ہے اوسپر عمل کرتے ہیں تو عمل ہمارا قول معصوم پر ہے اور بمجرد سماعت لفظ ظن و قیاس لوگونکو تمام
قیاس حنفی تنفر دلاتے ہیں اور عوام بے علم اس سے متوحش ہوتے ہیں لیکن کچھ تھوڑا پڑھا لکھا بھی آدمی اگر
کتب فقہیہ حنفیہ کے اور اخباریونکے اور کتب اصول و فقہ اصولیین کے بھی دیکھے تو ادنی غور و تامل سے
واضح ہو جاوے کہ قیاس حنفی پر قیاس کرنا قیاس اصول کا محض خیال باطل اور قیاس مختل الاساس قیاس
اول میں قیاس سے ہی کیونکہ قیاس اصولیین قیاس منصوص العلۃ ہے یا قیاس با ولویۃ کہ مرجع اور مآل اوسکا
طرف نص کے ہے یا تنقیح المناط کہ علم سابقہ علت کے قرینوں سے یا تتبع سے نصوص کے بہم پونہچے کہ یہ مقبول
ذو الفنون ہے بلکہ اخباری بھی اسکو مانتے ہیں اور قیاس حنفی جو ہے تو اصل بنا اوسکی اجراء الحکم احد المتساویین
پر ہے کہ انجام کو مآل اوسکا باستنباط علت مشترکہ ظنیہ پر ہے سو باتفاق علمائے شیعہ باطل ہے معاذ اللہ
ہرگز اصولی اوسکے قائل نہیں اور شیخ یوسف بحرانی وغیرہ اخباریوں نے خود اعتراف بظنیت احکام کیا ہے
اور جزئیات مسائل میں اونکی تمام کتابوں میں اختلاف مسائل بسبب اختلاف افہام اور ظنیت کے کالشمس
فی وسط النہار روشن ہے اور وہ اختلاف صاف ظاہر کرتا ہے انکے اختیار کرنیکو اپنے ظن و قیاس کے

کے جو اصولیین کے ذہن پاؤ گے جس سے یہہ زبانی تماشا ظاہر کرتے ہین تماشا یہہ ہی کہ انکی کتابین بکی
پڑی ہین جو چاہے دیکھ لے اصل یہہ ہے کہ قیاس ممنوع و مذموم وہ ہی کہ علت حکم اوسمین منصوص ہوئے
اور نہ قطعی ہووے اور نہ دلالت تنبیہ و فحوائے نص سے مستفاد ہوا ہو الحاصل کہ نفس الامر مین اجتہاد ہی استنباط احکام
عمومات قرآن و حدیث اور ترجیح ادلہ متعارضہ شرعیہ سے نہ قیاس و استحسان حنفی کہ وہان بنا اجرائے حکم نص نہین
ہی بلکہ قیاس احد المتساوین بلکہ وہان قیاس سے حدیثین معاذ اللہ رد کی جاتی ہین اور یہان حقیقۃ مین
علت حکم نص ہوتی ہی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا تو اصولیین کو کہ مذہب حقہ ملجیہ سے باتباع تعلیل مین ملتفت تا بعیر
قیاس حنفی یاد کرنا نیچے مرتکبان منہی عنہا آیہ ولا تنابزوا بالالقاب کے داخل ہونا ہے اب عقل فہیم نظر
غور سے دیکھے کہ تمام ظن و قیاس ممنوع و گناہ نہین بلکہ بعض ایسے ظن ہین چنانچہ قرآن مین موجود ہی ان
بعض الظن اثم تو صریح ظاہر ہی کہ جو ظن مخالف نص ہو وہ ممنوع ہی اور جسکی کہ علت خود نص ہو
یا مرجع و مآل جسکا نص ہو وہ اس بعض مین نہین بلکہ وہ وہ بعض ہی کہ جو مشروع ہی یعنے موافق نص کے
ہی ۔ بہتیرے اخبار ہین کہ آپسمین متعارض ہین اخباری صاحب ارشاد فرماوین کہ دونو مین کس پر
عمل کرینگے اور جو تطبیق ظاہر قرآن اور طرح اور تعلیلات و رجحان اور صحت و غیر صحت وغیرہ کسی بات کو
کام فرماوین گے تو یقین سب جگہ کہانسے لاوینگے بجز ظن کے تو پہر تحاشی و گریز اجتہاد سے محض فضیحت
پہیلانی ہی چنانچہ انکھین کہول کر دیکھین کہ محدث کاشانی بڑی بصیر اونکی درباب ماہ رمضان مسئلہ
محل اشکال لکھہ کر کسطرح دست و پا گم کرگئے اور آخر کو ٹٹولتے ٹٹولتے ظن و ضع خبر بکار اوٹہی و قس علی ہذا صد ہا
حدیثین متعارضہ مین کہ وہان توفیق اور تاویل یا طرح یا تحقیق کے لئے عالم اکل مضطر و ضرور رہے جیسی کہ شیخ الطائفہ
بصیر فرماتے ہین تو پہر وہ اجتہاد نہین تو کیا چیز ہے جناب قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر دام برکاتہ نے اپنی بعضی تصنیفات
مین بہت بسط و تفصیل سے اس مقام پر لکہا ہی المختصر ظاہر ہے کہ بعد زمان غیبت امام کے از بس ہویدا ہی کہ نوع
نوع آمد مخالفین اور موالفین مین شبہات تازہ نمایان ہوتے رہی ہین اور ہوتے ہین اگر صرف نصوص ماثورہ
پر حصر و تقصیر ہو تو دفع شبہات معترضین و مناقضین مسدود ہو جاتا اور چشمہ نصرت دین مبین موقوف
ہو جاوے اور رخنے دین مین پیدا ہووے بسا اوقات اصحاب ائمہ سے جو مناظرات مخالفین سے بیان آئین ان

اصحاب ایمہ نے باستنباط اور دلایل واضحہ اصول مستنبط نصوص با نکار تامہ جواب دئے ہین اور قایل کیا
ہی تو ایمہ کسقدر راضی اور مسرور ہوئے ہین اور انکو تحسین و آفرین فرمائی ہی اخباریصاحب نے گذشت ہشام
وغیرہ کتب اخبار مین ملاحظہ فرماوین چونکہ وہ موسوم باخباری اور مدعی عمل ہین اخبار کے تو ایسی خبرون سے
کیون بیخبر ہین اخباریصاحب اس خبر کو نہین ملاحظہ فرماتے کہ حضرت امام علی نقی ع ارشاد فرماتے ہین کہ
اگر علماے دین بعد غیبت امام حجۃ اللہ قایم آل محمد کے نہ موجود ہوتے جو کہ دعوت کرتے ہین اور دلالت کرتے ہیں
لوگونکو طرف امام کے یا طرف خدا کے اور دور کرتے ہین شبہات کو اوسکے دین سے ساتھ حجت ہاے خدا کی اور
نجات دیتے ہین ضعیف بندگان خدا کو شیطان اور اوسکی سرکش اتباع کے جالون سے اور نواصب کے جالون سے
تو ہرایک کوئی باقی نہین رہتا مگر یہ کہ دین خدا سے برگشتہ ہوجاتا لیکن علماے ضعفاے شیعہ کے دلونکی باگین
مستحکم پکڑے ہین کہ حق سے روگردان نہووین جیسے صاحب کشتی کا سکان کشتی کی حفاظت کرتا ہی اور یہ عالم
خدا تعالی کے نزدیک افضل ہین سب سے انتہی ترجمہ بالمعنی علاوہ اسکی اخباری ایک ذرا گریبان
مین سوہنہ تو ڈالین بڑے شیخ محدث شیخ یوسف بحرانی سرگروہ انکے خود اپنے اخباریون کے صفات
جمیلہ مین جو لکہتے ہین اوس سے کیا حال ظاہر ہوتا ہے یعنے لکہتا ہی کہ بعضے اخباری فرماتے ہین کہ قرآن
بغیر تفسیر ایمہ کے ہرگز کسیکے فہم مین نہین آتا حتی کہ مثل قل ہو اللہ احد اور بعضے کہتے ہین کہ سب فہم مین
آتا ہے یہان تک کہ مشکلات و مبہمات بہی تو گویا دعوی مشارکت کا ایمہ سے ہوا العیاذ باللہ حقیر
ایک مختصر تقریر لکہتا ہی مجہی اخباریصاحب معاف کرین اور غیظ و غضب کو کام نفرماوین اول تو آیت
اذا تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول الایہ قرآن مین ملاحظہ فرماوین یعنے
حق تعالی فرماتا ہی جسوقت کہ جہگڑا کرو تم بیچ کسی شے کے تو رد کرو تم اوسے طرف خدا اور رسول ص یعنے
قرآن اور حدیث رسول ص کے دوسرے مہربانی کرکے نظر براہ ما اور بپاس دعوی عمل اخبار احادیث ایمہ ع
ملاحظہ فرماوین کہ آغا امام جعفر صادق ع سے جو ابن یعفور رض نے سوال کیا تو آپنے کیا جواب دیا یعنے وہ بہی
صاف یہی ارشاد ہی کہ جب کوئی حدیث سنو تو اوسے رد کرو طرف کتاب خدا کے تا آخر حدیث اور بلکہ
اس مضمون کے اخبار کثیرہ ہین کہ ذکر ان سب کا اس جگہ باعث تطویل ہی پہر آپ غور کرین اخباریصاحب

اگر قرآن بے تفسیر ائمہ کے سمجھ مین نہین آتا تو پہر ارشاد خدا و رسول یعنے حکم رد و عرض بطرف
قرآن بیفائدہ ہے اور اگر تمام سمجھ سکتے ہین تو معانی مقطعات اور متشابہات اور مجملات بے ارشاد کئی ہوے
رسول و امام کے ارشاد فرماوین لیکن اخباری جو کہ منع تفسیر مین انہین مقاموں کے لئے مین خاطر مبارک سے
محو لغو فرماوین نہین تو پہر تارک اخبار بلکہ تارک ثقلین اور خارق اجماع ہونگے تعجب کی بات ہے کہ اخباری صاحب
غور نہین کرتے ہین کہ کلام بعضے عقلا اور علما کمل کے جو لوگ اونسے کم رتبہ مین ہین تحقیق سارے سمجھ نہین سکتے چنانچہ
اکثر حواشی اور شروح سے بہتیری متون کے ظاہر ہے اور پہر بہی تعلم ہر شخص کا اپنے اعلی علم سے ہویدا تو
معاریض کلام اخبار ائمہ کا یہہ رتبہ کہ چار کتابین صرف و نحو وغیرہ یا نہ یاد پڑہ کے عالم اور عامل اخبار
بنجا سکتے ہین اور رجوع عالم اکمل کیطرف احتیاج نہو ان ہذا لشی عجاب اور بعضے اخباری صاحب جو جابجا طرف سستی کے
ہونے پر درست و پاچہ ہوے ہین تو ایک رتبہ ہیچ کا ظاہر کرنے لگے ہین اور تماشا یہہ ہے کہ انجام کو خود انکی
کتب فقہیہ مین بہتیرے مسایل اصول پائے جاتے ہین چنانچہ مفاتیح اور حدائق اور درر نجفیہ دیکھنے سے واضح
ہے غرض دعوی الکا نفس الامر مین صرف اخباریہ محض سخن آرائی اور پردہ پوشی سخن ہے انکی تحقیق ہی بعضے
فہم تحقیق و تدقیق کو کام فرماتے ہین اور عوام اونکی طرف رجوع کرتے ہین اگرچہ لفظ اجتہاد و تقلید سے بسبب
نفسانیت و تعصب کے متنفر و پرہیز ہے سو بجائے مقلدیہ مستبصر اور بجائے مجتہد بصیر تعبیر کرتے ہین تو درحقیقت وہ
انکا عمل اخبار پر با انکار تقلید و رجوع بطرف عالم اعلم محض بے اصل صرف زبانی و نفسانی ہے بلکہ سراسر
بیخبری ہے اخبار ائمہ اطہار سے کیونکہ اپنے بصیر کیطرف یہہ بہی رجوع کرتے ہین اور تماشا تعصب و نفسانیت کا
یہہ ہے کہ اس بے اصلی پر ارباب اصول سے جہگڑتے ہین حتی کہ بعضے اغوائے شیطانی سے علمائے نامدار نائب
مناب قائم ائمہ اطہار کو بدکلامی سے یاد کرتے ہین چنانچہ تحریرات صاحب فوائد مدنیہ کو جو شخص دیکھے تو ہویدا
ہوتا ہے کہ خود فاضل بحرانی تک جو کہ انکے اہل نحلہ سے ہین اونکی ملامت مین زبان کشادہ ہین بالجملہ
اتنا خیال کرنا چاہیے کہ بعد غیبت امام کے جو دقت اور مشکلین بسبب اختلاف روایات اور مخالفت فہم و
ادراک برایائے خاص و عام کے پیش آئین اور آتی ہین تو عقلاً اور نقلاً اونکے لئے واضح ہے کہ تکمیل
علم اور امعان نظر اور استنباط مسایل احکام قرآن و حدیث ضرور ہے اور یہہ بات ہر کس و ناکس کے

لئی نہین بلکہ ہر ایک کو متعذر ہے تو یہہ بات مخصوص ایسے عالم کے لئے ہی جو کہ فہم وادراک صحیح اور ذہن سلیم
اور ایسے مستقیم رکہتا ہو اور ریاضت علمی کہینچی ہو اور نکات اور دقایق حدیث و تفاسیر کو سمجہے اور
ہر علم پر جو کہ اسکی لئے ضرور ہے دخل اور اطلاع اور قوت رکہتا ہو اور مواضعات دلالت لفظیہ
ومعنویہ کو جانتا ہو اور حالات رجال اور تصحیح وتسقیم حدیث اور وجوہ اشتباہات اور اغلاط وتحریف و تغایر
مخالف وموٴلف اور استعمال مطلق ومقید اور عام وخاص اور محکم ومتشابہ اور ناسخ ومنسوخ اور تعادل
روایات پر بصیرت تام رکہتا ہو اور اہتمام رکہی معرفت احکام مین اور ہوا وتعصب اور ضد وکد اور تسہیل
اور حب جاہ وریاست سے منزہ ہو اور خالصۃ للہ مسایل مین تامل کامل کرے اور علاوہ ان سب باتون
کے قوت قدسیہ کہ عبارت طبع وقاد اور ذہن نقاد سے ہی بہی حاصل ہو اور جو کچہہ مفہوم ہووے اُسے
رعایات خالصۃ لوجہ اللہ باتباع سید المرسلین اور مولای مومنین اور ائمہ طاہرین کے اوسپر عمل اور
حکم کرے پس ایسا شخص مجتہد ہی اور چونکہ یہہ رتبہ ہر شخص کو میسر نہین تو چاہیے کہ تقلید کیجاوے
ایسے شخص کے جو ان صفات سی متصف ہووے اور یہہ بات ہر کس وناکس کے لئی جو دو چار بوجہہ کتابون
کے ساتہہ لئی پہرے اور دعوی کرنے لگے اسکا کہ میری تقلید کرو نہین حاصل ہو سکتی جب تک کہ فضلاے
دیار وامصار اور متدین علماے اخیار اہل اعتبار اسکا اقرار نہ کرین اور جب تک کہ اپنی علماے زمان اور
فضلای عصر پر فایق ہووے اور تارک منہیات ہووے بلکہ اگر کوئی شخص مرتبہ علم وکمال سے بہرہ بہی
رکہتا ہو لیکن فسق ظاہر شعار رکہتا ہو یعنی حلف دروغ اور کذب بی فروغ وغیرہ کا خود مرتکب ہوتا
ہو یا ریاکار یا معین فساق وفجار ہو یا صاحب ضد وکد اور صاحب حسد اور متعصب اور منازع حطام
دنیاوی ہو بالجملہ مرتکب صفات قبیحہ وممنوعہ کا ہووے تو باوصف کمال علمی کے بہی اوسکی قول پر اعتماد نہین
چاہیے چنانچہ حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم سے حدیث طویل منقول ہی ملخص اوسکا یہہ ہی فرمایا کہ عوام
امت ہمارے جسوقت جانین اپنے علما وفقہا سے کہ فسق کرتے ہین اور ضد اور تعصب شدید رکہتے ہین اور چہوٹے
جہوٹے کمینے باتوپر دنیا کے اور حرام باتوپر دنیا کے نزاع وجدال اور جہگڑے کرتے ہین اور اعزاز واکرام
کرتے ہین اپنی اون دوستونکی لئے جو ذلیل وخوار قابل ذلت وخواری کے ہین اور ذلت واہانت

پہنچ

جانتے ہین اونکے جو اونکو برا کہتے ہین اگرچہ قابل اعزاز و اکرام ہووین تو تقلید ایسی علما کی کرنی مانند طائفہ
یہود کے ہوا ہی کہ پروردگار عالم نے مذمت کی ہی ایسونکی تقلید سے اور جب فقہا اپنے نفس کے صیانت کرتے
ہین فسد اور ہوا اور طمع سے دنیا کی اور حفاظت کرتے ہین دین خدا کی اور مخالفت کرتے ہین ہوائے نفس سے
اور تابعداری کرتے ہین حکم کی اپنے مولی کے تو عوام کو چاہیئے کہ اونکی تقلید کرین اور یہہ بات نہین ہوتی
سب علمای شیعہ مین بلکہ بعض مین کما صرح بہ مجتہدنا دام برکاتہ ایضاً فی بعض تصنیفاتہ وقس علی ہذا احادیث
موسی بن بکر اور ابی بصیر اور زرارہ اور ابی ایوب وغیرہم کہ صاحب بصائر الدرجات اور صاحب کافی و تہذیب
حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر الصادقؑ سے لکہتے ہین اور مراسلات آغا امام حسن عسکریؑ متواتر ہین واسطی اصحاب
اور اونکی کہ صاف ہدایت کرتے ہین واسطی جواز حکم استنباط کے عموم سے کما صرح بہ مولینا غفران مآب فے
اساس الاصول تغمدہ اللہ بغفرانہ وحشرہ مع جدہ الرسول المقبول بالجملہ تقلید علمای موصوفہ بتصریح صدر حدیث
مسطورہ عوام امت کو لازم اور واجب ہے بموجب قرآن و اخبار ائمہ کے اب عقیل فہیم پر بخوبی واضح ہوگا
کہ ہنجار یہ صاحب سبح مطابق مثل مذکورہ ہندی کے مثل ایک لونڈے کے بیٹھے کے ہین یا نہین **تنبیہ** ہمارے عصر کے
بعض بعض طلبہ و کم بضاعت مدعیان علم اصول مظہران ظاہری تقلید یہی دس پانچ کتابین صرف و نحو منطق و
معانی اور دو چار جتین فقہ و اصول کی پڑہی ہوئے خواہان تعلی و جاہ اس قسم کے دنیا طلب ہین کہ چونکہ تقلید
مجتہد کو اکثر عوام کالانعام بے علم جو کہ بذات خود کچہ بہلا برا نہین جانتے اور نہ اخبار و اصول سے خبر رکہتے ہین
لیکن البتہ بزرگونسے تقلید مجتہد بہتر سنتے آتے ہین سو اس جہت کر بیشک مستحسن جانتے ہین تو یہہ دنیا طلب کذاب بنام
مجتہد العصر دام برکاتہ اکثر عامیونکو دہوکا دیکر مثل ادعای ابن خطاب و ابوالخطاب اپنی ہوائے نفس کے موافق
کذابی کو کام فرماتے ہین اور باغوا و اضلال بیچارے ناواقفون کو چاہ ضلالت و ہلاکت مین ڈالتے ہین اور
اظہار علم اور دعوی عدل اور ادعاے زہد و تقوی صرف واسطی تحصیل زر اور حصول عزت و جاہ کے ہی کیونکہ انجام کار
غور سے دیکہو تو خفیہ العیاذ باللہ وہ حال ہی کہ کسی مومن متدین کو خدا نصیب کرے باطن مین امورات محظورہ
و منہیہ کے مرتکب اور ملوث اور ظاہر مین وعظ و نصیحت اور ہر کلام پر قال اللہ و قال الرسول لیکن مآل کو ہر
بات کا برا ہی انجام ہی آخر کو اصل حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے نفس الامر مین یہہ شعر کسی اوستاد کا گویا انہین

حضرات جیسونکے حق مین ہوا ہے واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر مے کنند چون بخلوت می روند آن کار
دیگر می کنند اور شیخ اجل عالم اکمل شیخ بہائی علیہ الرحمۃ نے سوانح مین ایسی ہی بیلے دانشونکی حق مین
فرماتے ہین نفس الامر مین یہہ ایسی ہی خواہان جاہ کے لئے زیبا ہین اور مطابق و موافق

ابیات

نان و حلوا چیست ای شوریده سر متقی خود را شمردن بہر زر دوری ما از برای عز و جاه لاف تقوی از پی تعظیم شاه
تو نه پنداری که این لاف و دروغ هرگز افتد نان تقبت بروغ خورده بینانند در عالم بسے واقفند از کار و بار هر کسے
زیرکانند از یسار و از یمین از پی رد و قبول اند کمین با همه خودبینی و کبر و منی لاف تقوی و عدالت میزنی
لیک بہر کار تو دہ لیل و نہار سعی در تحصیل جاه و اعتبار این فروشی از پی نان حرام مکر و حیلہ بہر تسخیر عوام
خوردن مال شہان از زرق و شید گاه خبث عمرو گاہی خبث زید از برون طعنه زنی بر بایزید وز درونت ننگ می آرد یزید
وین عدالت با وجود این صفات هست دایم برقرار و بر ثبات بر سرش داخل نگردد لا و لیس این عدالت هست کوه بوقبیس
می نیاید اختلال از هیچ چیز چون وضوے محکم بی بی تمیز بود در شہری یکے بیوه زنے گنده رندے حیله سازے پرفنے
نام او بی بی تمیز خاندار در نمازش بود رغبت بیشمار با وضوے صبح خفتن میگذارد نامرادان را بسی دادے مراد
کم شدی خالی دوات از قلم بر مراد هر کسی میزد رقم رجلها مرفوعة للفاعلین بابها مفتوحة للداخلین
هر که رفتی پیش او بہر دعا او بجا هست بریشت آیا در مہمسازی اوباش و رند دایما طاحونه اش در گردش بود
از تنه هرکس که میجے بناز هیستد فی الحال مشغول نماز گفت با او رندکے کای نیک زن حیرتے دارم ازین کار تو من
زین جنابت ہاے و رجے کرهت هیچ ناید در وضوے تو شکست نیت و آداب این محکم وضو یک ره از روے کرم با من بگو
این وضو از سنگ ره قایم تر است این وضو خود سد اسکندر است اسلئے ہیچ میرزنے نظر بر فایدہ تام اور ہدایت خاص و عام
بامید اقتران حسنه اور احیاے دین ایمه طاهره علیهم السلام بموجب تصریحات مصنفات جناب فاضل اجل شیخ اکمل ابو جعفر
علیه الرحمه اور جناب اخوند صاحب تغمدهما الله بغفرانه اور جناب ملا ابو الفتح الحسینی رحمه الله وغیرہم اور اور
کتب احادیث وغیرہا کے موافق اکثر اور احادیث مرویه خاص علماے امامیه اثنا عشریه رضوان الله کے
جو کہ عربی اور فارسی مین ہین صاف و شفاف ساتھ توضیحات و تصریحات اور فواید و تنبیہات مفردہ کے زبان
اردو مین عام فہم لکھے کہ تھوڑے سے حرف شناس اور کم علم شہری اور دیہاتی و پنجابی لوگونکو بھی فایدہ اور ثواب دین اور

اور مقصود حاصل کر سکین اور تلبیس و تدلیس مین کسیطرح اسلام بالاسے جادۂ مستقیم سے قدم باہر نہ رکھیں اور
وادی ہلاکت سے محفوظ رہین امید ہے کہ قاری و سامع سے کہ بموجب ارشاد ہدایت بنیاد وصی رسول حضرت ذوالجلال
لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال بگوش ہوش سنین اور بچشم دل دیکھین اور در صورت
سہو و خطا کہ لازمہ انسانی ہے اوس خطا کار کو بہ اصلاح یاد فرماوین اور نام اس رسالہ کا تائید یعنی مجموعۂ معتقدات حسنہ
جسمین تاریخ بھی حاصل ہے مقرر ہوا یعنے ١٢۶٣ ہجری اور اوسکا نام تاریخی اسم با مسمی یہہ بھی ہے یعنے بنائے دین و محافظ ایمان
اب مین شروع کرتا ہون اصل مقصود کو وباللہ التوفیق وہو حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

باب پہلا

بیچ بیان اعتقادات مذہب حقہ اثنا عشریہ کے توحید مین شیخ ابو جعفر وغیرہ علما ہمارے
رضوان اللہ فرماتے ہین کہ اعتقاد ہمارا درباب توحید یہہ ہے کہ ذات واجب الوجود یعنی اللہ پاک پروردگار
وہ ہے کہ اپنے وجود مین احتیاج طرف غیر کے نہین رکہتا ازلی یعنے ہمیشہ سے ہے اور ابدی یعنے ہمیشہ
رہیگا نہ اوسکی ابتدا ہے نہ انتہا نہ اوسکی ساتھ شریک کبہی تہا نہ ہے نہ ہو گا سب کو اوسنے پیدا کیا وہ یکتا و یگانہ ہے
بیچ ذات اور صفات مین وہ اکیلا اور ایک ہی ہے نہ مثل عدد کے معاذ اللہ جسکے بعد دو تین وغیرہ ہون بلکہ وہ یکہ
و تنہا لا ثانی و لا شریک بے مثل و بے مانند بے نظیر بے سہیم بے ضد بے عدیل ہے کیا ذات مین کیا صفات مین
یعنے جیسے ذات مین محتاج کسی صانع کا نہین اور مرکب نہین اجزائے ظاہری سے نہ باطنی سے نہ خارجی سے نہ عقلی سے
نہ ذہنی وغیرہ کسی طرح سے نہ منقسم ہووے بلکہ خود بالذات قایم اور موجود ہے ایسیہی صفات مین بھی بے مثل و
بے عدیل ہے کوئی شریک و ہمسر نہین رکہتا بیچ عدم احتیاج کے ساتھ دوسری چیز کے یعنے بیچ صفات کمالیہ کے بھی مثل ذات کے
کوئی موجود مثل اوسکی نہین یعنے سوا اوسکے جتنی مخلوق ہے وہ صفات مین محتاج دوسری چیز کی ہے بلکہ صفات ذاتی حضرت
باری تعالی شانہ عین ذات ہے وہ بغیر حس کرنیکے ساتھہ کسی چیز کے سنتا ہے اور دیکھتا ہے یعنے وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے بغیر
اسکی کہ معاذ اللہ سوراخ ہون کانون کے یا کان یا دماغ یا آنکھہ وغیرہ کوئی چیز جیسے کہ سب مخلوقات مین ہوتے
ہین تو وہ محتاج ہین اونکی اور پروردگار ایسا قادر ہے بے مثال و بے ہمتا کہ بغیر آنکھہ کان کے سب چیز اوسپر ظاہر و
ہویدا ہے اور صانع ہے اور خالق ہے سب مخلوقات کا بغیر اسکے کہ اوسکی ہاتھہ یا پاون یا کوئی عضو ہو برخلاف
سنیون مثل حنبلیون اور صوفیہ وغیرہم کے اور وہ حکیم ہے یعنے جو کام اوسکا ہے خیر اور نیک ہی اور شر

اور بدی اور کسی قبیح امر کا کبھی مرتکب نہیں اور نہ راضی ہی برخلاف سنیون کے کہ وہ خیر اور شر اور قبایح کو مجری
باتونکا مرتکب بہی معاذ اللہ اوسکو جانتے ہین اور وہ علیم ہے یعنے دانا ہی ذرہ ذرہ جزو کل سب چیز کا جو
پیدا ہوئی ہی اور ہوگی یعنے موجود غیر موجود سب کو ذرہ ذرہ جانتا ہی جیسا چاہیے برخلاف حکما کے کہ وہ معاذ اللہ
خدا کو عالم جزئیات کا نہین جانتے یاد رہے کہ وہ عالم بہی مثل مخلوق کے نہین کہ فکر اور غور اور تامل اور دل
وغیرہ سے علم حاصل کرے یا کبھی وہ علم معاذ اللہ زایل ہو یا کبھی علم کسی شی کا اول نہو پہر بعد ہو بلکہ
وہ عالم بالذات ہے بے زیادتی اور نقصان اور جہل کے ہمیشہ اور زندہ ہے یعنے ہمیشہ صحیح و سالم قایم ہے
علم اوسکا اور قدرت ذاتی اوسکی جسکو کبھی فنا اور موت اور ہلاکت نہین اور ہمیشہ ساتہ تدبیر و اصلاح ارادہ
کے کام کرتا ہے واسطے مخلوقات کے یعنے بے اختیار جانچک اوسکے کام نہین اور قایم اور مستقل ہی ۹ اور غالب ہی ہر
چیز پر اور پاک ہے سب نقصان کی صفتون سے اور توانا سب چیز پر ہے اور جسے چاہے موجود کر دے جسے
چاہے نابود کرے اور یاد رہے کہ قدرت بہی اوسکی ذاتی ہی صفت زائدہ علیحدہ اوسکے ذات سے نہین بلکہ اوسکے
عین ذات ہی محمد بن عرفہ سے روایت ہے عیون اخبار الرضا مین وہ کہتے ہین مینے پوچھا جناب امام رضا ع سے کہ یا امام
خلق کیا خدا تعالے نے تمام خلقت کو ساتہ قدرت کے یا بغیر قدرت کے حضرت نے جو جواب مین فرمایا حاصل اوسکا
بتوضیح و بسط یہہ ہی کہ نہین جایز یہہ بات کہنا کہ خلق کیا خدا نے ساتہ قدرت کے کیونکہ جبتو نے یہہ بات
کہی تو گویا گردانا تو نے قدرت کو ایک شی غیر اوسکے اور قدرت کو ایک آلہ واسطے اوسکے گردانا کہ بسبب اعانت اوسکے
خلق کیا خدا نے خلقت کو تو یہہ شرک ہی یعنے قدرت کو قدرت زائدہ سمجہنا ذات پر اور جو کہا تو نے کہ خلق
کیا خدا نے خلقت کو بغیر قدرت کے تو پس تحقیق توصیف کرتا ہے خدا کو کہ گردانا خلقت کو ساتہ اقتدار اور طاقت
کے یعنے با اقتدار و اختیار ذاتی کے نہ بغیر اختیار و اقتدار کے یعنے پروردگار عالم قادر ہے بالذات نہ بقدرت زائدہ اصلی
کہ خدا تعالے عاجز اور ضعیف نہین جبتو نے قدرت کی نفی کی ہے اوس سے قدرت زایدہ کی تو بیشک ثابت کیا ہے اقتدار کو
جو عین ذات ہے اوسکی تو خدا تعالے کسی شی کا معاذ اللہ کسیطرح طرف غیر کے محتاج نہین اور بغیر قدرت کے
یہی مراد ہی کہ بغیر قدرت زایدہ کے پیدا کیا یعنے بقدرت ذاتی نہ بے اختیار و جانچک بلکہ با اقتدار و اختیار ذاتی
ف اس جگہ سے غور کرنا چاہیے کہ امام ع کو منع اثبات قدرت ہین جو غیر ذات خدا ہو کسقدر اہتمام ہی کہ فرمایا

فرمایا مشرک ہی کہنے والا حالانکہ آلہ ہونا قدرت کا مظنون تہا اس قول قایل سے تو جو قول کر
ثبت یقین ہو یا معاذ اللہ پروردگار جس سے محتاج جانا جاوی کسی چیز کا تو بیشک شرک وکفر ہی قائم
اور پروردگار عالم بے نیاز ہی اپنی صفت کمال مین ہر شے سے اور کسی بات مین اپنے غیر کا نیازمند نہین
سب اوسکی نیازمند مین اور وہ وصف نہین کیا جاتا ساتھ کسی شے کے اشیای مفصلہ وغیرہ سے مثلا
ساتھ جوہر کے یعنے جوہر بہی نہین کیونکہ جوہر ایک ممکن شے موجود ہی کہ محتاج ہے اپنے وجود مین محل کا یا حال
کا اسلئی کہ تعریف جوہر کی جو کتب حکمیہ مین مقرر اور بین ہے وہ صادق ہے اوس ماہیت پر کہ زاید ہو وجود
اوسکا اوپر اوسکے اور ذات واجب الوجود کی لئے سوا وجود کے کوئی ماہیت نہین تو جوہر اگر محل ہے
تو ہیولی کہلاتا ہے اور جو حال ہی تو صورت اور ہر ایک ان دونون کا محتاج ہی دوسرے کا وتعالی شانہ عن ذالک
اور جسم بہی نہین کیونکہ جسم وہ چیز ہے کہ منقسم ہو طول وعرض وعمق مین اور صورت بہی نہین کیونکہ وہ پائی
جاتی ہی کسی جسم مین اور وہ عرض بہی نہین کیونکہ عرض وہ ممکن ہی کہ محتاج ہو اپنے وجود مین کسی
جوہر کا اور سطح بہی نہین کیونکہ سطح وہ ہے جو طرف ہو جسم کا اور منقسم ہو طول وعرض مین اور خط بہی
نہین کیونکہ خط وہ ممکن ہی کہ طرف واقع ہو سطح کے اور منقسم ہو طول ہی مین اور نقطہ بہی نہین کیونکہ نقطہ
طرف یعنی منتہای خط کا اور بغیر خط کے نہین پایا جاتا اور اوسمین ثقل اور خفت بہی نہین یعنے اوسمین بہاری
پن اور ہلکا پن بہی نہین کہ وہ صفت ہی جسم کی سو وہ بہاری یا ہلکی چیز بہی نہین کہ اوسے بہاری یا ہلکا کہا جاوے
اور وہ ایسا بہی نہین کہ اب ہو جاوےگا یا وہ ہو گیا ہی کسی ایک زمانہ کی شروع سے بلکہ اوسکی لئے ہمیشگی ہی ہمیشگی
کی اور اوسکو حرکت اور سکون بہی نہین کہی جا سکتی یعنے معاذ اللہ یہہ کہ ایک وقت ایک مکان مین ٹہیرا
ہوا اور دوسرے وقت دوسرے مکان مین غرض اوقات متعددہ مین متعدد مکانو نہین ٹہیرنا یا اوقات متعددہ مین ایک مکان
مین ٹہیرنا سو یہہ بات بہی اوسکی لئے نہین اور کوئی محل ومکان بہی اوسکے لئے نہین یعنے کوئی جگہ کہ اوسے
گہیرلے بلکہ ذات اوسکی ایسی بیچون وبیچرا ہی کہ عقل وادراک سے باہر کوئی جگہ کوئی محل ومکان نہین اوسکے لئے اور
سب کہین سب وقت موجود ہی جل جلالہ وجل شانہ عن الادراک **ف** حضرت امام رضا سے ابراہیم بن محمود
نے سوال کیا کہ یا حضرت تم کیا فرماتے ہو اس حدیث مین جو روایت کرتے مین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ پروردگار

نازل ہوتا ہی ہر رات طرف آسمان دنیا کے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی لعنت کرے اونکو جو پہیر دیتے ہین
کلمونکو طرف غیر محل اونکے کے یعنے تغیر و تبدیل دیتے ہین حدیثون کو ای ابراہیم قسم ہی خدا کی ایسا نہین
فرمایا پیغمبر خدا نے بلکہ یون فرمایا ہی کہ پروردگار نازل کرتا ہی ایک فرشتہ طرف آسمان دنیا کی پہلی تیسرے
حصہ مین رات کے ہر رات کو اور شب جمعہ کو اول شب سے اور اوسی حکم فرماتا ہی کہ پکارے کہ آیا کوئی توبہ کرنے والا
ہی تو مین توبہ قبول کر دون آیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہی کہ مین مغفرت کر دون ای طالب خیر کے تو درخواست
کر اور طالب شر کے تو کمی کر غرض وہ فرشتہ پکارے جاتا ہی یہانتک کہ فجر طلوع کرے اور فجر طلوع کرتی ہی
تو وہ فرشتہ اپنی جگہ پر پہیر جاتا ہی فقط اور علاوہ اسکی بعضی حدیثین یا آیتین مین جنمین قیام یا نزول اور آنا
پروردگار جل جلالہ کا لفظی ترجمہ سے ظاہر ہے وہان تاویل اور حذف مضاف یا مضاف الیہ وغیرہ ہوتا ہی چنانچہ
بعض آیات جنمین تاویل ضرور ہے قریب ظاہر ہوتی ہین اور اوسکے لئے کوئی زمانہ نہین یعنے وہ محتاج زمانہ
کا نہین کہ مدار ہو حرکت فلک کا اور کوئی خاص وقت اوسکے وجود کا نہین یعنے اوسکی لئے برس اور مہینہ اور
دن وجود کا نہین بلکہ ہمیشہ موجود ہی المختصر کہ وہ منزہ اور پاک ہی تمام ناقص صفات مخلوقات سے اور پاک ہی
حد ابطال سے یعنے کبہی موجود نہونے سے جیسے کہ سوفسطائیہ کہتے ہین اور پاک ہی حد تشبیہ سے یعنے مشابہت دینے
سے ساتہ کسی جسم کے کسی شخص کے جیسے کہ مجسمہ حنبلے اور صوفیہ منصور ملعون وغیرہ کہتے ہین کہ معاذ اللہ خدا مرد کے
مشابہ ہی اور بہی وہ لوگ کہتے ہین کہ آدم خدا کا معاذ اللہ ہمشکل ہے غرض کسی چیز سے اوسکی مشابہت نہین
ہو سکتی اور نہ چاہئے مشابہت دینی اور وہ ذات پاک ایسا موجود ہی کہ مثل اور کسی کے موجودات مین سے
نہین بلکہ وہ ایسا یکہ و یگانہ ہی ذات مین اور صفات مین اور مرجع و مآب تمامی عالم و عالمیان سارے مخلوقات
کا اونکی حاجتون مین ہی کہ سوا اوسکی اور کوئی نہین اور نہین اوسکا کوئی بیٹا یا بیٹی یا جورو یا باپ
کہ اوس سے میراث لیوے نہ اوسکا کوئی شریک یا مساوی یا ہمسر یا مانند کسی رتبہ مین یا کسی بات مین اور
نہ کوئی مشابہ اوسکے ذات و صفات مین نہ وہ کسی مین حلول کرے نہ سماوے نہ اوس سے کسیکو اتحاد جیسے کہ
صوفیہ اور غلات منصور ملعون کہتے ہین اور نہ اوسکے قوم اور نہ قبیلہ نہ گوت غرض وہ سب باتون نہین
لاشریک ہے جو کہے کہ معاذ اللہ خدا مشابہ ہی کسی جسم سے یا اوسکے صفات ذاتی مختصہ مین کسیکو شریک

یاشایہ گردانے وہ کافر ہے اور اوسے کوئی آنکھ سے دیکھ نہین سکتا وہ ہرگز دیکھنے مین نہین آتا اور نہین دریافت کر سکتے اور نہین معلوم کر سکتے اور نہین جان سکتے اوسے عقل و وہم و قیاس اور وہ سب کچھ جانتا ہی اور کر سکتا ہی اور وہ وہم و قیاس و عقل مین نہین آسکتا ہی جیسا کہ حجاب مین ہی ایسا ہی عقل اور قیاس و خیال و گمان سے بھی حجاب مین ہی بس یقین اوسکی وجود کا صدق دلسے یہی جاننا اور شناخت اوسکا یہی **توضیح** یاد رہے کہ اطلاق شے کا بھی اوسکے اوپر نہین ہے مثل اطلاق اور اشیا کے اور وہ نہین پہچانا جاتا ساتھ کسی کیفیت یا اینیۃ اور چون و چگونگی کے آغا امام رضا سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یا حضرت کونسی شے ایسی نہین کہ کسی ایک حواس سے محسوس ہو آپنے فرمایا افسوس ہے تجپر جبکہ عاجز ہوئے حواس ہمارا اوسکے ادراک سے تو یقین کیا ہمنے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور وہ شی ہی برخلاف سب اشیا کے اور وہ نہایت مہربان اور لطف فرما ہی اور خبیر یعنے سب خبر رکھتا ہی بغیر کسی خبر دینے والی چیز کے یا شخص کے اور وہی خالق پیدا کرنیوالا ہی تمام موجودات کا اور پرورش کرنیوالا تمام مخلوقات کا اور رازق بلا شرکت کسی دوسرے معاون یا مددگار یا کسیطرح کے شریک و شبیہ کے برخلاف بعضے صوفیہ اور غلات کے اور وہی برتر ہی سبکا اور معبود برحق ہی لاشریک سوائے اوسکی کوئی معبود نہین ہرگز مطلق سجدہ عبادت پرستش پوجا سوا اوسکی کسی بت یا آدمی زندہ یا غیر زندہ یا قبر غرض کسیکی لئے عبادت نہین وہی معبود برحق ہی اور مستحق سجدہ عبادت کا وہی ہی سجدہ عبادت و پرستش مطلقاً کسیکو سوا اوسکی نہین بلکہ کفر ہی

ف سجدہ حضرت آدم کو جو فرشتونسے بحکم ایزدی واقع ہوا قبل پیدایش ہم عباد کے وہ سجدہ بھی عبادت کا نہین تھا بلکہ سجدہ تعظیم تھا کیونکہ ایک یہودی نے سوال کیا تھا بعد پیغمبر خدا ص کے درباب افضلیت ہمارے پیغمبر ص کے سو کوئی عمر و بکر جواب وہ نہو سکا سوائے جناب مولا مومنین ع کے چنانچہ اکثر پیغمبرونکی ہر ایک فضیلت اوسنے باین دعوے بیان کی کہ تمہارے پیغمبر مین نہین آپ نے ہر ایک کی جواب بہ ثبوت زیادتی فضیلت پیغمبر آخر الزمان صلعم ارشاد کئی کہ احتجاج طبرسی مین بہت تشریح سے مع تفصیل ہر ایک کی اس جگہ موجب تطویل اور زائد ہی صرف اس مقام پر اس سجدہ آدم مین جو ارشاد فرمایا اشارہ اوسکا البتہ مناسب محل معلوم ہوتا ہی المختصر حضرت ع نے جو فرمایا خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ای یہودی تم بھی اقرار رکھتے ہو کہ عبادت سوا معبود یکتا کے نہین تو سجدہ

آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے واسطے اظہار عظمت آدم کے پروردگار نے کروایا یعنے یہہ سجدہ فرشتوں نے
تعظیماً کیا سو یہی ظاہر ہے کہ ایک دفعہ نعوذ باللہ معبود جانکر اور ہمارے پیغمبر خدا کے فضیلت و عظمت کو دیکہو
کسقدر فضیلت پروردگار نے ظاہر فرمائی کہ صلوۃ اونپر فرض کی اور نماز کہ خاص عبادت خدا ہی نام نامی انکا
اور صلوۃ اونکی نام پر اور اونکی آل پر ہمیشہ نماز مین بہی اور جب نام لیا جاے فرض کیے ہی غرض انکی نام اور اونکی
آل پر صلوۃ کو رکن عبادت گردانا تو یہہ فضیلت بالاتر ہے سجدہ کے لیکن یاد رہے کہ اس سے معاذ اللہ
شرکت عبادت مین نہین جانا چاہیے اور پیغمبر کو اس سے معبود کہنا لازم نہین آتا ظاہر ہے کہ رکن عبادت
معبود نہین گنا جاتا مثلاً قرات حمد یا اور ارکان نماز کے ہین تو کوئی رکن عبادت معبود نہین کہا جا سکتا یعنے
مخالفین مین سے تہمت سجدہ کی سلاطین صفویہ پر لگاتی ہین یعنے کہتے ہین کہ سلاطین صفویہ اپنی تئین
سجدہ کرواتے تہے اور علما انکی جایز رکہتی ہین سو غلط ہے وہان رسم ہے کمال تعظیم کے لیے اکثر زمین بوسی
سو مخالفین اوسی زمین بوسی کو اپنی خبث باطنی سے واسطے تنفیر عوام کے سجدہ ظاہر کرنے لگے اور اپنا عیب
چہپانیکو یہہ بہتان باندہنے لگے کیونکہ اکبر وغیرہ سلاطین اور کتنی صوفیہ انکی خود ہی سجدہ کرواتی تہے
بلکہ صوفیہ منصوص اللعن بڑے بڑے پیرمغان انکی انسانیت سے گذر کر گئے یہی کو معبود بتلاتی ہین چنانچہ شاہجہان
نے اپنی عہد مین یہان سجدہ کو اپنے سامنے موقوف کردایا اور زمین بوس کو جاری کیا تصریح اسکی شاہجہان نامہ
مین بہ تشریح لکہی ہے دو چار شعر ضرورت کے واسطے لکہے جاتے ہین ابوطالب کلیم کہتا ہے **ابیات**

درین خانہ شرف رسم بود   بہنگام تعظیم شاہان سجود
شہنشاہ روشن دل حق پرست   بماندم کہ بر تخت شاہی نشست
لبش در فشان شد بدین حکم باز   کہ از سجدہ مردم کنند احتراز
رساندند ارباب دولت بعرض   کہ تعظیم این دودمان است فرض
اگر شاہ از سجدہ وارد ابا   زمین بوس آرند مردم بجا
زمین بوس سرور حق شناس   پذیرفت آنہم بصد التماس

بلکہ بشر بن غیاث مریسی شاگرد رشید ابو یوسف صاحب ابو حنیفہ امام اعظم انکے کا سجدہ چاند سورج کو کفر نہین جانتا
حالانکہ قرآن مین صاف نہی ہے چنانچہ یاقوت حموی کتاب معجم البلدان مین صاف یہہ بات لکہتا ہے جو چاہے
دیکہ لے مخالفین کو شرم نہین آتی کہ خود جو اپنے ہان کے کفر کے باتین کرین وہ اہل حق کو واسطے نفرت
دلانے عوام کے لگانی لگے انکو جسے شرم نہین اوسے ایمان بہی نہین منافقت کے یہی علامتین ہین بہتان اور

اور خیانت اور بے دیانتی کہ زمین بوس کو سجدہ بتاتے ہیں اور اہل حق پر تہمت لگاتے ہیں بیان عبادت ہوئے ۱۰
معبود دیکھا کہ کفر ہے قائم اور خاص اوسیکے لئے ہے خالقیت اور امر یعنی حکم انبیا و اوصیا اوسکی سب مخلوق ماموریں محکوم ہیں
اور تابع ہیں اوسکی حکم کے اور خلقت پر امر اور حاکم اوسکے حکم سے ہیں اور کوئی اوسپر قیاس نہیں کیا جاسکتا
اور تشبیہ نہیں دیا جاسکتا اور جو اوس سے تشبیہ دیوے کیسیکو وہ کافر ہے وہ سب باتوں میں جیسا کہ در ذات اور صفات
میں ہے ویسا کوئی نہیں اوسکی جو صفت ہے بالذات ہے ذاتی اور سب کے صفاتیں اوسکی پرورش اور عطا سے ہیں سب اوسکی
طرف احتیاج رکھتی ہیں کیا ذات میں کیا صفات میں اور جو شخص کہ فرقۂ حقہ اثنا عشریہ کو نسبت دیوے توحید میں
خلاف ان باتوں کے جو اوپر ذکر ہوئیں وہ جھوٹا ہے اور جو حدیث کہ مرتب مذکورۃ الصدر کے منافی اور برخلاف
درباب توحید پائی جاوے تو جاننا چاہئے کہ پیغمبر خدا ص اور ائمہ ہدیٰ پر جھوٹ بنائی ہوئی ہے **توضیح** واضح ہو کہ
احادیث منافقین نے بہت جھوٹ جھوٹ بنائی ہیں اور بعضی حدیثیں اور جیا تو نکر بہی غلط رایج ہوگئے ہیں
چنانچہ تفصیل و توضیح اوسکی کتب مبسوطہ میں ہے کچھہ تھوڑا سا بطریق اختصار حقیر اس جگہ بہی لکھتا ہے شیخ
بہائی علیہ الرحمہ اربعین میں اکیسوین حدیث بسند عماد الاسلام محمد بن یعقوب کلینی سلیم بن قیس سے لکھتے ہیں حدیث
طویل ہے اس مطلب کے جاننے کے لئے کافی ہے ملخص اوسکا جو کہ جناب مولائے مومنین ع نے جواب میں ارشاد فرمایا ہے
یہہ ہے کہ لوگوں کی ہاتھوں میں حق و باطل اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص و محکم و متشابہ سب
آپس میں مخلوط ہوگیا پیغمبر خدا ص کے عہد میں بہی لوگ اونپر جھوٹ بناتی تہے اور حضرت ص نے خطبہ میں فرمایا کہ
لوگوں نے کثرت سے جھوٹ مجھہ پر بنایا اور حضرت ص نصیحت اور تاکید اور تخویف فرماتے تہے کہ دروغ باف
اپنا گہر جہنم میں بناتا ہے اور اوسپر بہی لوگ جھوٹ بناتے تہے اور فرمایا جناب مولائے مومنین ع نے کہ چار قسم کے
شخصوں نے حدیثیں تمہیں پہونچی ہیں اول وہ شخص کہ منافق تہے ظاہر میں مظہر اسلام اور باطن میں غیر معتقد حق
اور پیغمبر پر جھوٹ بنانے سے کچھہ پروا نہیں کرتے تہے نہ اس بات کو گناہ جانتی تہے اگر لوگ اونکو منافق
اور جہوٹا جانتے تو ہرگز انکی قول کو نہ قبول کرتے مگر چونکہ جانتے تہی کہ حضرت ص کی صحبت پائی ہے ہونکا ارشاد
سُنا ہے اسلئے حدیثیں اونسے لیتے تہے چنانچہ پروردگار عالم نے خبر دی ہے قرآن میں حال منافقین سے اور
وصف اونکا بیان کیا اور فرمایا **واذا رأیتہم تعجبک اجسامہم الآیۃ** کہ مضمون اوسکا

یہہ ہی جسوقت دیکہتا ہی تو اونکو خوش آتا ہی جیکو جسم اونکا اور صورت اونکی بسبب اسکی کہ صورت اونکی
سا بتہ بیت مومنین کے از بسکہ ہی تا آخر آیہ غرض بعد پیغمبر خدا کے جو اون لوگون میں سے باقی رہے تو پیشوا
ضلالت اور داعیان آتش جہنم پاس اونہون نے تقرب ڈہونڈا اور بسبب زور اور بہتان اور کذب کے
اونکی مقرب بنے اور جابر اور ظالم حاکمون نے اونہین متولی اعمال کیا اور لوگونکی گردنون پر مسلط کردیا کہ
اس فریب اور جہوٹ سے اونہون نے مال دنیا جمع کیا اور مردم دنیا کا یہی حال ہی کہ بادشاہان دنیا کے
طرف اور مالدارونکی طرف میل کرتے ہین مگر جسکو پروردگار محفوظ رکہے دوسرا وہ شخص ہے کہ اوسنے پیغمبر خدا
سے جو کچہ سنا تو بعینہا یاد نہ رکہا اور اوسے سہو ہوگیا لیکن دیدہ و دانستہ جہوٹ نہین بنایا تو جو بہولا پر
اوسے یاد ہے بموجب اسکی عمل کرتا ہی اور بیان کرتا ہی اور لوگ اوسپر عمل کرتے ہین لیکن اگر لوگ یہہ بات جانتے
تو اسکا کہنا نہ قبولتے اور وہ خود بہی اگر جانتا کہ میںنے خطا کی ہی تو روایت نہ کرتا تیسرا وہ شخص ہی کہ پیغمبر خدا
سے اوسنے سنا کہ یہہ حکم فرمایا ہی اور پہر جو آنحضرت نے اوس سے منع فرمایا یعنے پہلے حکم کو نسخ فرمایا تو وہ اوسنے نہ سنا
نہ اوس سے آگہی ہوئی ہے سو منسوخ تو اسی معلوم رہا اوسیکی اوسنے روایت کی اور ناسخ کو نہ جانا لیکن اگر ناسخ کو بہی
جانتا تو منسوخ کو نہ روایت کرتا نہ اوسپر خود عمل کرتا اور لوگ بہی اگر جانتے تو منسوخ کو ترک کرتے چوتہی
وہ شخص ہے کہ پیغمبر خدا پر جہوٹ نہین بنایا بلکہ جہوٹ کو دشمن رکہتا ہی بسبب خوف خدا کی اور تعظیم رسول مقبول
کے اور جو کچہ سنا ہی کچہ اوسمین سہو نہین کیا بخوبی یاد رکہتا ہی اور جیسا ہی اوسی نہج پر بے کم و زیادہ روایت کرتا ہے
اور ناسخ و منسوخ مین بہی تمیز دیتا ہی اور جیسے کہ قرآن مین ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ وارد ہین اسیطرح
قول پیغمبر خدا مین بہی ہین اور کبہی ایسا بہی ہے کہ ارشاد پیغمبر خدا مین دو محمل ہین تو شبہہ پڑتا ہی اوس شخص پر کہ مطلب کو
نہین پونہچا جو کہ خدا اور رسول کے مراد ہی اور تمام اصحاب رسول ایسے نہین تہے کہ سمجہہ لین اوس چیز کو
کہ پیغمبر خدا سے پوچہتے تہے اور بعضے لوگ ایسے تہے کہ آنحضرت سے پوچہتے تہے اور جواب کا استفہام نہین کرتے
تہے یہانتک کہ دوست رکہتے تہے اس بات کو کہ کوئی تازہ اعرابی آوے تو بے تکلف حضرت سے پوچہے اور
یہہ بہی سن لین پہر جناب مولی فرماتے ہین کہ مین پیغمبر خدا کے خدمت مین خلوت و جلوت مین پونہچتا تہا
اور ہر روز و ہر شب آپ کے پاس جاتا تہا اور آپ کے پیچہے پہرتا تہا اور جب آپ کی خدمت مین جاتا

جاتا تھا تو آپ ہی ہونکو اوٹھا دیتے تھے اور مجھسے خلوت فرماتے تھے اور جب میرے پاس تشریف لاتے تھی تو حضرت فاطمہ اور حسنین کو نہ اوٹھا دیتے تھے بالجملہ جو چیز خدا نے پیغمبر خدا کو تعلیم فرمائی کسی چیز مین پیغمبر خدا نے فروگذاشت نہین کی اور مجھی تعلیم کے اور یہی میرے لئے دعا کی کہ پروردگار دل میرا علم و حکمت و نور سے بھر دیوے اور مجھی کوئی چیز سہو نہین ہوے انتہی ارزناہ **تنبیہ** اس جگہ عقیل و فہیم طالب ایمان غور کرے کہ حدیث لا نرث ولا نورث کہ حدیث بکری مشہور ہے جس سے بہانا کیا کہ نبی کا کوئی وارث نہین ہوتا محض جھوٹ بنائی ہوئی ہے اگرچہ اپنی محل پر بیین ہے کہ خلاف قرآن ہے کیونکہ قرآن مین منصوص ہے و ورث سلیمان داؤد لیکن اسی جگہ سے بھی ہویدا ہے کہ اگر سچ پیغمبر خدا نے یہ بات فرمائی ہوتی کہ حق تعالے نے میرے وارثونکو مجھسے حق کردیا ہے تو جناب امیر سے پیغمبر خدا بیشک فرماتے کیونکہ فرمودہ مولا مومنین سے ہویدا ہے کہ پیغمبر خدا نے کسی چیز مین مجھسے فروگذاشت نہین کی بالجملہ بعد ترجمہ حدیث مرقوم بصدر کے نمایش مین ابن خاتون علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعد پیغمبر خدا کے واسطے اغراض فاسدہ اور مطالب باطلہ مثل تقرب ملوک و سلاطین غاصبین و جائرین کے اور رواج پانے ارادہ ضائعہ باطلہ کے بہت جھوٹی حدیثین لوگون نے بنالین ہین اور بسبب اس ذریعہ باطلہ کے اکتساب زر اور اغراض فاسدہ حاصل کرتے تھے جیسا کہ اب ہمارے زمانہ مین بھی نمونہ اوسکا موجود ہے کہ بہتیرے پڑھے لکھے مدعی علم و فضل غرض نفسانی اور ارادہ ہائے فاسدہ کے اور دنیا طلب لوگ جھوٹ باتین مجتہد العصر پر اور اساتذہ پر بنالیتے ہین اور حلف سے بیان کرتے ہین یہہ ایک نمونہ ہے مشتے از خروارے اسی پر قیاس اوسوقت کے دنیا طلبونکا کرلینا چاہیے بالجملہ اکثر حدیثین اغراض مختلفہ سے لوگون نے وضع کین ہین اور جیسے کہ پیغمبر خدا پر لوگون نے جھوٹ بنایا ہے ایمہ پر بھی اسیطرح اکثر جھوٹ بنایا ہے اور سچ بات ہے یہہ کیونکہ ہونا ایمہ اور سیارے رسول مقبول کے اونکو اسوۂ تام ہے رسول مقبول سے بیشک یہہ وارث رسول ہین چنانچہ حدیث ہے پیغمبر صاحب کی کہ فرمایا ان لکل رجل منا رجلا یکذب علیہ یعنے واسطے ہمارے ہر ایک مرد کے ایک مرد ہی کہ جھوٹ بناوے اوسپر چنانچہ نمایش مذکور مین نقل ہے غیاث بن ابراہیم سے کہ مہدی عباسی کے مجلس مین گیا اور چونکہ مہدی مسند نشین خلافت منصور بن رہا تھا یعنے بادشاہ ذی جاہ ہو رہا تھا اور لہو و لعب کبوتر بازی کیطرف بہت میل و محبت رکہتا تھا تو غیاث نے صرف واسطے خوشامد اور چاپلوسی کے ظاہر کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے لا سبق الا فی خف او حافر او

نصل او جناح حال آنکہ لفظ جناح اصل حدیث میں نہیں تہا غیاث نے اپنی طرف سے جہوٹ
بنا دیا تاکہ مہدی خوش ہووے چنانچہ مہدی نے دس ہزار درہم انعام دیے اور آخر کو ظاہر ہو گیا کہ جہوٹ بنایا ہے
معنی حدیث کے یہہ ہیں یعنے مسابقت اور شرط اور گرو بدنے یا لینا دینا مال کا کہ شرط اور گرو اوسپر واقع ہووے
کسی مادہ میں روا اور جایز نہیں مگر در باب نصل یعنے تیر پیکان دار اور شمشیر و نیزہ وغیرہ امثالہا پر یعنی دو
شخص معہود شرط کریں کہ جو شخص جلد تر تیر نشانہ پر لگا دے یا دور زیادہ پہینکے یا کاٹ جسکی تلوار کا یا نیزہ کا زیادہ
ہووے تو وہ مال معہود لیوے یا در باب خف کہ کنایہ بغیر سم کے مرکب سے ہے یعنے ہاتی اونٹ یا در باب حافر کہ مراد
مرکب سُم دار سے ہے جیسے گہوڑا خچر تو انکی سبقت پر بہی اگر شرط لگائی جاوے تو مال معہودہ اوسکا ہے جو سبقت کر جاے
یعنی کسی اور محل و مواد میں مثلاً یہہ شرط کریں کہ دو شخص دوڑیں یا کشتی کریں یا ایک اونچی جگہ سے کودیں یا کوئی
بہاری چیز اوٹہاویں غرض سوا مواد نصل اور خف اور حافر کے اور کسی مادہ میں سبق جایز اور روا نہیں کیونکہ
پیغمبر خدا کے ارشاد میں یہی تین مواد تہے اور جناح داخل حدیث نہیں تہا یہہ بیان غیاث نے بہ نیت خوشی
سنایا ہے کہ خوشامد بنی امیہ وہ بہی کذا بیان کرتا تہا کاریگری کی کہ لفظ او جناح بہی داخل حدیث کر دیا
کیونکہ جناح کہتے ہیں پر کو یعنے چونکہ مہدی کبوتر بازی کرتا تہا تو آپ نے لفظ جناح کے شامل کرنے سے مادۂ جانوران
پردار میں بہی جواز کو شامل کر دیا یعنے جہوٹ بنانے سے یہہ نتیجہ مقصود تہا کہ حاکم خوش ہو قمار بازی کرے جسکا
جی چاہے کبوتر دوں میں بہی شرط لگا دے تو حاکم بہی مطعون نہ ہووے اور ظاہر ہے کہ صرف ایک مہدی کی چاپلوسی کے لیے
واسطے طمع نفسانی کے تمام جہان کو گمراہی اور ضلالت میں ڈال جاتا اس جگہ سے واضح ہے کہ کبوتر بازی میں جیت ہار قمار بازی
قمار ہی ہے جو کبوتر اوڑاتے ہیں اور جہوٹ بدتے ہیں یا کبوتر بہگاتے ہیں یا چہٹائی بڑتے ہیں یا ایک دوسرے کا
کبوتر چراتا ہے اوسپر شرط و گرو کرتے ہیں یہہ سب داخل قمار ہے اور معین و مددگار ایسے کردار و نکا ویسا ہی جیسے
کار ہای خطرہ ممنوع الشرع و منہی عنہا کا ہوتا ہے اور بہی نمایش مذکور میں ہے کہ بہتیرے خلفاء اور خوانین اور زنا
نے جہوٹی حدیثیں بنالیں ہیں چنانچہ بعد اسکے کہ بہتیرے شیخ گمراہی و نفاق سے نجات پائی تو خود لوگوں سے کہدیا
کہ تم یاد رکہو اور نظر کرو کہ حدیثیں کس سے لیتے ہو کیونکہ ہم اس قسم کے تہے کہ جو رستہ پسند رکہتے تہے
اوسکے رواج کے لیے بہتیرے حدیثیں وضع کرتے تہے المختصر کہ یہہ حال تہا خاص پیغمبر خدا کے اور جہوٹ بنانیکا

کا اور بموجب اثر حدیث مرقومہ الصدر ائمہ ع کے وقت میں بھی یہی حال تھا چنانچہ جناب امام جعفر صادق ع
فرماتے ہیں لعن اللہ ابا الخطاب و اتباعہ قد امرت لہم ان یمسوا بالمغرب قلیلا
فجعلوہا اذا اشتبکت النجوم یعنے خدا تعالیٰ لعنت کرے ابو الخطاب اور اوسکی تابعوں پر تحقیق مینے حکم کیا تھا کہ نماز
مغرب کو تھوڑی تاخیر سے بجا لاویں یعنے مثل سنیوں کے بغیر حصول یقین غروب کے مبادرت نکریں پس انھوں نے
اسقدر تاخیر مغرب میں احداث کی کہ جب تک بہت تارے نہیں دکھلائی دیتے نماز نہیں پڑہتے یہہ ایک نمونہ ہے
مشتے از خروار بقول جناب مقبول ربانی حضرت مجتہد زمانی دام برکاتہم کہ اگر زمان جناب رسالت مآب میں گروہ
منافقین و کذابین ابن خطاب جیسا موجود تھا تو زمان بعض ذریہ طیبہ میں اوس جناب کے ابو الخطاب جیسا موجود
تھا ہو بہو ایک اور تقریر سے کہتا ہوں کہ کذابین و منافقین نے خدا تک پر بہتان اور بدگمانی سے درگذر نہیں کی یعنے
رسالت کا دعوی جھوٹ گویا بہتان خداے تعالیٰ پر ہے اور امامت کا دعوی جھوٹ بہتان پیغمبر خدا ص پر اور ائمہ ع پر تو
یوں بھی ہے کہیئے تو خالی از کیفیت و قصہ نہیں کہ زمان خاتم الرسالت ص میں مسیلمہ کذاب جیسا مدعی نبوت ہوا تو ائمہ ع یعنے
بلکہ خاتم الائمہ کے زمانہ میں جعفر کذاب جیسے مدعی امامت ہوئے اور اس زمانہ میں بعض بعض کذابین مدعی منصب
مرتبہ جناب مجتہد العصر دام برکاتہ کہ وہ نایب امام ہیں اوسی طرح ہوتے ہیں الحق یہہ بھی اثر اسوت واقعہ انا جان ائمہ کے
لئے ساتھ ائمہ کے اور پیغمبر خدا کے جانا چاہیئے کہ کذابین زمان حضرت مجتہد العصر و الزمان پر بہتان بندی میں صرف نکریں
ہم دیکھتے ہیں کہ اون باتوں کا نمونہ صاف ہمارے عصر میں بھی نمایاں ہے کہ یہہ بھی جناب مجتہد العصر نایب امام زمان پر بہتان
باندھکر حسب خواہش اپنے کار بند ہوتے ہیں علی الخصوص اس حالت میں کہ مجتہد العصر دام برکاتہ ذریت آل اطہار میں سے
ہیں تو نفس الامر میں یہہ بھی کمال ظہور اثر ہے ارشاد مخبر صادق کا جو کہ فرمایا ہے ان لکل رجل منا رجلا
یکذب علیہ جیسا اور گذرا ف بھی یاد رہے کہ بہتیری ایسے بھی لوگ ہوے ہیں کہ وہ اصطلاح دینے
تشبیہ کے حدیثیں بنا لیں ہیں اور حدیثوں میں تصرف کمی اور زیادتی کے کر دیا ہے چنانچہ حسین بن خالد سے ہے کہ اوسنے
پوچھا آقا امام رضا ع سے کہ یابن رسول اللہ لوگ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا ص نے فرمایا ہے خلق اللہ
آدم علی صورتہ یعنے آدم کو خدا تعالیٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا جناب امام ع نے جواب دیا کہ مار خدا تعالیٰ
اون لوگوں کو بیشک حذف کیا اونھوں نے اول کو حدیث کے تحقیق پیغمبر خدا ص تشریف لیجاتے تھے کہ دو شخص

آپس مین ایک دوسرے کو برا کہتے تھے آنجناب نے سُنا کہ ایک کہتا تھا دوسرے کو کہ برا کرے خدا تعالی مونہہ تیرا اور مونہہ اوسکا جو شخص کہ مشابہ ہو تیرے تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یا عبد اللہ لَا تَقُلْ هٰذَا لِاَخِیکَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی ای بندۂ خدا نکہو یہہ بات اپنے بہائی کو تحقیق خدا تعالی نے آدم کو پیدا کیا ہی اوپر صورت اوسکی کی تصحیح المختصر کہ بہترے لوگ ایسے مین کہ تشبیہ ثابت کرنیکو حدیث کے اول کی عبارت کہا جاتے ہین اور ایک جملہ اخیر کا جس سے تشبیہ ثابت ہو روایت کرتے ہین اور بیان کرتے ہین چنانچہ اسی حدیث مرقومہ مین کہ اگر اوپر کا مضمون نہ بیان ہووے تو معنی یہی ظاہر ہوتے ہین کہ خدا نے اپنی صورت پر معاذ اللہ آدم کو پیدا کیا کیونکہ ضمیر علی صورته مین سوا خدا کے کسیطرف اوس وقت نہین پہر سکتی اور جب مضمون سابق کہ یہی عبارت ذکر ہو تو ہرگز خدا کیطرف نہین پہر سکتی بلکہ فقط اخی کیطرف پہرتی ہی اور معنی درست ہوتے ہین اور یہی واضح ہو کہ جو حدیث کہ مخالف آیات قرآنی کے ہووے وہ باطل اور موضوع ہی اول تو یاد رہے کہ علم فقہ و حدیث سہل چیز نہین بلکہ مشکل چیز ہے اسمین یہہ بات نہین ہی کہ صرف چند کتابہائے صرف و نحو منطق و معانی ریاضی یا چار کتب فقہ و حدیث کی پڑہ کے آدمی دعوی تفقہ اور حدیث دانی کا کرنے لگے بہتیری حدیثین ہین کہ اونکی محل و محمل اور واقعات و واردات کے جاننے بغیر ہرگز آدمی اونکی مقصود کو نہین پہونچ سکتا اور بغیر نظر کثیر کتب حدیث و تاریخ اور بہت سے تفاسیر کے مطلب نہین پا سکتا اسکی لئے علم تفاسیر اور معاریض کلام ائمہ کما حقہ چاہیے جب علم حدیث و فقہ حاصل ہو سکتا ہی اسکی لئی فہم کامل اور ادراک صحیح اور ذہن سلیم اور رای ہی مستقیم چاہتے چنانچہ اوپر گذرا اور حدیث مین ہی کہ فرمایا کہ لَا یَکُوْنُ الْمَرْءُ فَقِیْهًا حَتّٰی یَفْهَمَ مَعَارِیْضَ کَلَامِنَا ابن خاتون شرح اربعین شیخ علیہ الرحمہ مین لکہتے ہین کہ تفقہ کامل نہین حاصل ہوتا جب تک تفاسیر کثیرہ پر عبور نہووے اور روضۃ الاحکام مین جناب قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر سمی مولائے ثالث ائمہ اثنا عشر جناب سید حسین صاحب دام ظلہ عن کل الشین ارشاد فرماتے ہین کہ علم فقہ کے لئے علوم ادبیہ صرف و نحو و لغت و معانی اور بیان اور علوم نظریہ منطق و کلام سے یعنی ہر ایک سے اتنا ضرور ہی کہ فقیہ کی حاجت کو کافی اور وافی ہو اور علم سابقہ تفسیر آیات احکام اور ردّا ائمہ انام کے اور علم رجال جرحا و تعدیلا اور معرفت مواقع اجماع اور موارد خلاف و نزاع ضرور ہے

کیونکہ بسبب وفات بیچ ترجیح حدیث کے دوسرے حدیث پر ان باتوں کی احتیاج ہوتی ہے اور کبھی روایات
معارضہ اجماع کو تاویل اور بطرح کرنا ضرور ہوتا ہے انتہی موضع الحاجۃ الی ارادہ بالجملہ چار کتاب صرف
علم اور علم نظریہ کی پڑھ کر بڑا عمامہ پھیلا کر باندھنے سے فقیہ و محدث آدمی نہیں بن جاتا اور فقہ و
حدیث دانی کا دعوی نہیں کر سکتا — اور بہتیرے حدیثیں ہیں کہ وہاں تاویل ضرور اور لازم ہے اور بہتیری
حدیثیں ہیں کہ مخالفین نے نام بنام فضایل بنا لیں ہیں کہ وہ مخالف توحید ہیں ابراہیم بن ابی محمود سے
ہے کہ جناب امام رضا فضایل جناب امیر ایک روز بیان فرماتے تھے پس عرض کی کہ یا حضرت ہمارے پاس بہت سے اخبار ہیں
فضایل میں تمام اہلبیت کے لیکن وہ روایات مخالفین سے ہیں اور آپ کے پاس ویسے ہم نہیں سنتے آیا اونپر
بھی ہم پیرو ہوں امام نے فرمایا کہ ای ابن ابی محمود مجھکو خبر دی ہے میرے پدر بزرگوار نے اپنے باپ اور دادا سے
کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے کان رکھا یعنے عمل کیا کہنے والے کی بات پر تو تحقیق اوسکی عبادت کی پس اگر
کہنے والا خدا سے ہے یعنی بموجب فرمودہ خدا کہتا ہے تو اسنے عبادت کی خدا کی اور اگر کہنے والا شیطان سے ہے یعنے
خلاف حکم خدا کہتا ہے تو عبادت کی شیطان کی پھر فرمایا جناب امام رضا نے کہ ای ابن ابی محمود ہمارے مخالفوں
نے خبریں بنائی ہیں ہمارے فضایل میں اور اونمیں تین طرح پر بنایا ہے ایک تو ہے غلو یعنے حد سے زیادہ گذرنا
کہ ائمہ کو خدا کی ساتھ تشبیہ دینی معاذ اللہ یا صفات مخصوصہ خدا کو مثل خالقیت اور رزاقیت کے ساتھ شریک کرنا
اور دوسرے یہ کہ کمی کرے ہیں ہمارے حق میں اور تیسرے تصریح ساتھ عیبوں ہمارے دشمنوں کے اسلئے کہ جسوقت لوگ
سنیں غلو کو تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں اور اونکو لعنت دیویں ساتھ قایل ہونے خدائی ہمارے کے یعنی کہ لوگ
کفرت کریں شیعوں سے اور جسوقت کہ لوگ کمی ہمارے مرتبوں کی سنیں تو اعتقاد کم کریں ہمارے حق میں اور جسوقت
ہمارے مخالف لوگ عیب سنیں ہمارے دشمنوں کے ساتھ نام لینے ہر ایک کے تو وہ عیب لگا دیں ہمکو یعنے برا کہیں
اور تحقیق پروردگار عالم خود فرمایا ہے لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا
اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ یعنے ساتھ بدی کے اور برائی کے نام نہ لو اون لوگوں کا جو کہ سوا
خدا کے پکارتے ہیں یعنے مت برا کہو اونکی سامنے جو کہ برا کہہ سکتے ہیں کیونکہ برا کہیں گے وہ خدا کو اور دشمنی
کے سبب نادانی کی ای ابن ابی محمود جسوقت کہ لوگ داہنے بائیں رستہ کو پکڑیں یعنے راہ راست سے کنارہ

ہوئے دین گمراہی میں پڑیں تو لازم پکڑو ہمارا رستہ تحقیق جو شخص ہمیں لازم پکڑے تو ہم اوسی کو لازم
پکڑیں گے اور جو ہمیں چھوڑیگا یعنے ہمارا خلاف کریگا ہم اوسے چھوڑ دینگے تحقیق ادنی بات جو دین سے
آدمی کو خارج کر دیتی ہی یہہ ہے کہ کہوے ایک سنگریزہ کو کہ یہہ دانہ ہی کہجور کا خلاصہ یہہ کہ ذراسی بات
میں دیندار رہتا ہے اور ذراسی بات میں مخالف اسکے پہر فرمایا ای ابن ابی محمود یاد کر اسی جو کہ
بیان کیا ہینے جسنے جمع کیا ہی اسمین میرے لئے دین و دنیا کی نیکی کو فقط توضیح مولف کہتا ہے
اور ہے کہ یہہ حکم ممانعت سب مطلق نہیں بلکہ مقام تقیہ کے لئے ہی کیونکہ سوق آیت اور مضمون
روایات ائمہ اور فرمان امام اور احادیث مکاثرہ ہی صاف مشعر اور مخبر میں اسپر کہ مخالفین کے سامنے
ایسے محل مقام میں نام لیکر برائیاں اور برائت کیونکہ مقابلہ میں خدا نخواستہ وہ برا کہیں اونہیں ائمہ کو
اور دشمنی نکریں چنانچہ اکثر مقاموں میں دیکہا اور سنا گیا بلکہ دیکہا جاتا ہی کہ بعضی جگہ حکومت یہود و نصاری کے
ہی یعنے اونہیں کچھہ سر وکار برا بہلا کہنے سے نہیں لیکن ممانعت کرتے میں بلکہ لڑائی اگر اس برا کہنے پر ہوتی
ہی تو وہ تو سزا دیتے ہیں بلکہ بعض جگہ حکومت ظاہر میں حاکم مذہب حقہ کی ہی لیکن تسلط تام اور حکومت عام مقتدبہ
نہیں تو وہ سزا کے اقرار واقعی مخالفین کو درصورت بے ادبی جناب ائمہ و نایب امام نہیں پہونچا سکتے اور اس سے
بہت کر بیشتر تجربہ ہوا ہی کہ جسنے اونکی سامنے اونکی مقتدا اونکو برا کہا گیا تو وہ معاذ اللہ جناب صاحب العصر
والزمان کو مہدی فار تعبیر کر کے برا کہہ اوٹہتے ہیں اور مجتہدین اور علما وکبرا وعظما ذریت رسول کو برا کہہ
اوٹہتے ہیں تو غرض آیت و ارشاد امام سے یہہ ہی کہ حکومت باطلہ اور ایسے مقام خوف اور محل تقیہ میں
برا کہنا نام لیکے نہیں چاہئے ایسے محل و موقع میں البتہ احتیاط واجب ہی جہاں مقام تقیہ اور خوف کسیطرح
کے ضرر اور برا کہہ اوٹہنے مخالفین کا ہووے نہ مطلق ممانعت عام ہی بلکہ تعیین نام بعض بعض نامی خاص دشمنوں کو
دشمنان اہلبیت کا ضروریات دین سے ہی بعد ہر نماز کے بلعن کما فی الکافی وغیرہا چنانچہ تفصیل اسکی باب تقیہ اور باب
لعن مخالفین میں انشاءاللہ ظاہر ہوگی اور واضح ہوگا کہ اس باب میں کتنا احتیاط اور اہدا بموجب ارشاد
ائمہ کے ہی اور کیا کیا نزاکت اور باریکیاں اور نکات اس امر میں میں اس باب میں بہی بعضے احبابی
جناب اور بعضے کم بضاعت اصولی ہمارے عصر کے افراط تفریط کو کام فرماتے ہیں یعنے بعضے تو صرف بمجرد دیکہنے

دیکھیے خبر التقیۃ دینی ودین آبائی اور خبر التقیۃ باقیۃ الی یوم القیمۃ

کے ایسی ایسی دار الایمان مین نماز ہنہ باندہ کر پڑھتے مین جہان کہ اصلاً و مطلقاً امر یشۂ مخالفین
سے نہین اور اسکا نام احتیاط رکھتے ہین اور شرائط و مخصصات سے خبر کے بیخبر ہین اور بہر اصرار و
استبداد ہی اس حرکت بیخبری پر یہہ نہین دیکھتے کہ عمل بر خبر بر خلاف طریقہ احتیاط ہی جسکا وہ ادعا
رکھتے ہین کیونکہ خبر ونکا حال دیکھہ چکے ہو جو اوپر ذکر ہوا اور عمل بر احتیاط مطلقاً لازم جاننا ایک
کہ تکلیف ہی جو خالی تکلف سے نہین اور علاوہ اسکی خصوصیات محال و مواقع اور شرائط مقتضے
مضار و منافع و مصالح حسب اوقات واحیان کی بموجب ارشادات ائمہ غور کرنا چاہیے اور خبر رکہنی
ان باتونکی لازم ہی اگر ان سب باتون کی خبر رکھتے تو مطلقاً ایسی خبر پر بے خیال و لحاظ ما یتعلق بہا
تفریط کو کام نفرماتے اور دوسرے صاحب با وصف حکومت غیر نحلہ اور اقتدار و کثرت مخالفین جس
محل مین کہ مخالف و موالف دونو موجود ہین اور صاحب فہم کامل بلکہ کم فہم بھی جانتے ہین کہ اعلان تبرا
پر وہان بے شک خوف مسایہ اور ثوران مخالفین اور شر فساد اور ضرر مومنین بے شک متیقن
اسپر بھی یہ تبرا تسمیہ مقتدایان مخالفین مصر اور اس جہالت اور مہجوری پر ناصحین مومنین
اہل علم داد کے سے شر و فساد پر مستعد اور کمر بستہ حاضر اور مضمون نہی آیہ لا تفسدوا فی الارض آیہ
اور آیہ ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم اور حدیث خبر قیل للصادق یا ابن رسول اللہ
انا نرى فی المسجد رجلا یلعن ویسب اعدائکم ویسمیهم فقال له لعنه الله
یعرض بنا و قال الله تعالی لا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا
الله عدوا بغیر علم اور حدیث کونوا لنا زینا ولا تکونوا علینا شینا اور رحم
الله من حببنا الی الناس ولم یبغضنا الیهم کو بالکل صفحۂ خاطر سے محو کر دیا نہین
دیکھتے کہ اور بہتیری آیات و احادیث ائمہ ع اور اقوال علمائے حقہ کس کس قسم کے ان مواقع کی لئی ہین
جہان کچھہ شر و فساد و ضرر متصور ہووے حتی کہ امام ع نے لعنت فرمائی ہی اس حرکت پر ایسے مواقع
مین علی الخصوص ارشاد حضرت مجتہد العصر دام برکاتہ سے بھی صاف ظاہر ہی کہ عند خوف الضرر تبرا

تحفظ مراتم غرض محل خوف ضرر مین تقیہ واجب ہی اور غیر مقام تقیہ مین حکم عمل بتقیہ ناروا
اور یہی اصل ہے **ف** جاننا چاہیے کہ مخالفین صرف سُنّی اور خوارج ہی نہین بلکہ بہتیری فرقہای غیرہ
مثل زیدیہ اور واقفیہ وغیرہ ایسی ہین کہ اپنی تئین شیعہ نام رکہتے ہین اور بہتیرے منکر معجزات اور تعدد
ائمہ اثناعشر کے ہین اور فرمایا امام نے کہ ہمارا ایک کا منکر کل کا منکر ہے اور صوفیہ اور غلات
نصوص اللعن کہ اپنی تئین دوستدار اہلبیت ظاہر کرتے ہین او بہی مخالفین سے جاننا چاہیے کہ
ائمہ نے بموجب فرمانے پیغمبر صاحب کی نہایت مذمت انکی کی ہے تفصیل صوفیونکی کتاب تبصرہ مین سید
مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ نے لکہی ہے وہ فرائض کے منکر خدا کی امر ونہی اور شرایع نبوی کی تارک ہیں
محرمات خدا و رسول کو حلال کہتے ہین اور فرمان رسول کو جہوٹ اور ائمہ کی مخالف او مخالفین اہلبیت
کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ بسبب معاذ اللہ مین خدا خواہ بحلول خواہ باتحاد اور توحید مین بالکل مخالف فرمان
رسول و اہل بیت رسول ہین اور نام رکہتے ہین اپنا صوفی لعنہم اللہ علیہم وعلی اتباعہم نہایت مشہور ہے
کہ ایک متکلم اور ایک صوفی مین مناظرہ ہوا متکلم نے کہا کہ مین بیزار ہون اوس خدا سے کہ کتے اور سور مین ظہور
کرے اور صوفی نے کہا کہ مین بیزار ہون اوس خدا سے کہ کتے اور سور مین ظہور نکرے انتہی مختصر انکی حق مین
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ میرے امت مین سے نہین یہ یہود ہین میرے امت کی اور گمراہ مین زیادہ کفار سے
اور اہل دوزخ سے ہین اور ائمہ نے فرمایا کہ یہ سب مخالفین ہین ہمارے اور مخالف ہمارے طریقہ کی اور
انکو نصاری اور مجوس اس امت کا فرمایا اور منع ہی انکی مخالطت اور صحبت اور موافقت اور غلات مین
مثل نصیریہ اور سبائیہ وغیرہ کہ بعضے تو ائمہ کو اللہ جانتے ہین بعضے کہتے ہین کہ جیسے جبرئیل بصورت
دحیہ کلبی آتی تہے ایسی ہی خدا بصورت علی آیا نعوذ باللہ من عقائدہم الباطلۃ اور مفوضہ سے
انہین مین کی شاخ ہین پیغمبر خدا اور امام کو خالق اور رازق جانتے ہین علی الاطلاق بالجملہ بموجب
ارشاد ائمہ یہ سب کافر ہین اور مشرک آقا امام رضا فرماتے ہین کہ غالی کافر ہین اور مفوضہ مشرک

ف یہی یاد رہے کہ بعضے حدیثین باخبار احاد ہین تو خبر واحد پر اصول اعتقاد ہین اعتماد نہین
چاہیے اس جگہ عمل خبر احاد پر ناروا ہے بلکہ دلیل قطعی عقلی یا نقلی ضرور ہے یعنی آیت یا حدیث

حدیث متواتر اللفظ والمعنی بلکہ چاہیے کہ محکمات سی ہو نہ متشابہات سے اور نہیں تو تاویل فرد
ہی چنانچہ جو آیتیں کہ تشبیہ پر دلالت کرتی ہیں کہ قریب تر ذکر ہوتی ہیں بسبب معارض ہونے عقل ونقل کے
بیشک ماوّل ہیں یا آیات صدورِ معصیت انبیا کہ اپنی مقام پر ظاہر ہونگی وہ بہی ماوّل ہیں اور بعضے
حدیثیں ہیں کہ ائمہ نے فی زمانِ تقیہ میں فرمایا ہے لیکن علمائے حقہ نقاد اور جوہریان صحیح وسقیم اور
قوی وضعیف اور مفصل وماوّل نے کوئی دقیقہ تحقیق وتدقیقِ حالِ تقیہ وغیر تقیہ میں بہی فروگذاشت
نہیں کیا اور بطفیل واستشفاع اور تمسک واعتصام باب مدینہ علم کے حق وباطل اور صحیح وسقیم وقوی
وضعیف اور حسن وموثق کو مثل دودہ اور پانی کے چہان ڈالا ہی اور علاحدہ کر دیا ہی بالجملہ شیخ ابو جعفر
قمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کتاب معتبر میں ہمارے علما کی کوئی حدیث مخالف مضمون آیات قرآنی
کے پائی بہی جاوے تو وہ بیشک یقینی تدلیس سے ہے یا ماوّل ہے اور اگر حدیثیں جو جاہل لوگ اونسے
توہم کرتے ہیں کہ انسے تشبیہ خداتعالی کی ساتہہ مخلوقات کی لازم آتی ہی وہ محض نادانی اونکی
اور حماقت ہے بلکہ وہ حدیثیں بے شک ماوّل ہیں مثل آیات قرآنی کے کیونکہ مثل اونہیں کے
بہتیری آیات قرآنی ہیں کہ وہ ماوّل ہیں تو جیسے قرآن کی آیتوں میں تاویل ہے ویسے ہی اون
حدیثوں میں بہی تاویل بیشک ضرور اور لازم ہے چنانچہ قرآن میں ہے **کل شیء هالك
الا وجهه** یعنی ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر وجہ خدا اور ظاہر ہے کہ ظاہر معنی لفظ وجہ
کی صرف موہنہ کے ہیں سو بی تاویل کے ہرگز کسی وجہ بیان راہ نہیں تو مراد وجہ سے
بیان دین خدا ہی اور یا وہ چیز کہ بسبب اوسکی خدا کیطرف توجہ ہووے اور اوسکی دلایل معرفت
پہچانے جاویں نہ یہ کہ معاذ اللہ خدا کی موہنہ ہے جیسا کہ جاہل اور سنی لوگ توہم کرتے ہیں کیونکہ
اگر موہنہ مراد لیا جاوے تو معاذ اللہ صاف خداتعالی مجسم ہووے نعوذ باللہ من وساوس الشیطان **نکتہ**
یاد رکہنی جیسے آیات میں تاویل ضرور ہوتی ہی ایسے ہی احادیث میں بہی بعض جگہہ تاویل ضرور ہے
چنانچہ عبداللہ ابن صالح ہروی نے سوال کیا حضرت امام رضاؑ سے کہ یا ابن رسول اللہ کیا فرماتے ہو
اس حدیث میں جو اہل حدیث روایت کرتے ہیں **یزورون ربهم فی منازلهم فی**

الجنة یعنی مومنین زیارت کرینگے پروردگار کی اپنی منزلون مین بیچ جنت کی امام نے فرمایا کہ تحقیق پروردگار
بزرگ نے فضیلت دی ہی اپنے پیغمبر محمد مصطفیٰ کو تمام انبیا اور ملائکہ پر اور طاعت اور بیعت اور زیارت اون
حضرت کی دنیا و آخرت مین اپنی بعد آپکے اور زیارت گردانی ہی اور فرمایا ہی قرآن مین من یطع الرسول
فقد اطاع الله یعنے جس شخص نے طاعت کی پیغمبر خدا کے تحقیق اوسنے طاعت کی خدا کی اور فرمایا ان الذین
یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم یعنے تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہین
تجھسے سوا اسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین خدا کی ہاتھ گویا خدا کا اوپر ہاتھ اونکے ہے اور فرمایا پیغمبر خدا
نے کہ جس شخص نے زیارت کی میری زندگی مین یا بعد ممات کی تحقیق اوسنے زیارت کی خدا کی اور درجہ پیغمبر خدا
کا جنت مین بلند ترین درجونکا ہے پس جسنے زیارت کی جنت مین آنحضرت کی اونکی منزل مین پس گویا اوسنے خدا
کی زیارت کی راوی نے عرض کی کہ یا ابن رسول آپکے معنے مین اس حدیث کی کہ محدثین نے جو روایت کی ہے
ان ثواب لا اله الا الله النظر الی وجه الله یعنے تحقیق ثواب لا اله الا الله کا ہی دیکھنا طرف
مونہہ خدا کے فرمایا جو شخص وصف کرے خدا کو ساتھ مونہہ کے یعنے کہے کہ خدا کی معاذ الله مونہہ ہے مثل مخلوق کے
سو ہوگی تو تحقیق وہ شخص کافر ہے لیکن وجہ خدا گویا انبیا اور رسول اور ائمہ ہدی ہین کہ یہ سب حجت اور
دلیل خدا ہین یہہ وہ ہین کہ لوگ متوجہ ہوتے ہین انکی سبب سے طرف خدا کی انکی ہدایت سے اور ہدایت پاتے
ہین اونکی مونہہ سے دین حق کی اور پہچانتے ہین دین خدا کو اسیطرح خدا تعالے نے فرمایا ہی کل من علیها
فان ویبقی وجه ربک ذی الجلال والاکرام یعنے ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور باقی رہیگا
وجه تیرے پروردگار کا کہ پروردگار صاحب جلال و اکرام ہے الحاصل کہ وجہ سے مراد بیان بہی دین پروردگار
یا عظمت و تجلیات ہی اوسکی حکم کی فقط اور ایک جگہہ قرآن مین ہی وجوه یومئذ ناضرة الی ربها
ناظرة یعنے کتنے مونہہ اوس روز تروتازہ اور خوش ہونگے طرف ثواب پروردگار اپنے کے نظر کرنیوالے
یعنے مونہہ روشن اور چمکتے ہوے ہونگے سو منہ اونکی منتظر ثواب کی تو مراد نظر کرنے سے طرف پروردگار
کے چشم داشت ہے پروردگار سے ثواب موعود کی یہہ تاویل نہو تو جسمیت خدا کی معاذ الله لازم آتی
ہے اور بہی قرآن مین ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود یعنی جس روز

روز حجاب اوٹھاویا جاوے ساق سے اور پکارے جاوین طرف سجدہ کے تو مراد بیان کشف ساق سے
سختی اور شدت حال کا ہے کیونکہ شدت اور سختی مین بسبب بیقراری اور اضطرار کی ساق یعنے پنڈلیان
کہل جاتی ہین اور نہ یہہ کہ معاذ اللہ ساق سے ساق خدا تعالے ہووے کہ وہ ایک عضو ہی جیسے کہ جاہل لوگ
توہم کرتے ہین اور سنیونکا مذہب ہی چنانچہ حنبلی اونکی تو بالکل خدا کی جسم ہاتہہ پاون تجویز کرتے ہین اور
ایک آیت ہی قرآن مین أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ یعنی وہ کہ
کہوے کوئی نفس کہ ہائے افسوس اوپر اوسکی کہ تقصیر کی مینے بیچ طاعت خدا کی تو مراد جنب سے بیان طاعت کا
نہ یہہ کہ معاذ اللہ لفظی معنی کہ پہلو ہی اور مثل آیہ نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي تو مراد روح سے روح ہی کہ مخلوق
پروردگار کی کہ آدم اور عیسی مین خلق کی تہی محض قدرت بیواسطے سے تو اضافت روح کی طرف خدا تعالے
کے بمعنی مخلوقیت روح کے ہی نہ معاذ اللہ بمعنی حلول تو معنی یون ہوا قول مین کہ پہونکی مینے اوسمین روح
مخلوق اپنی جیسے کہ اسیطرح اضافت بیت یعنے گہر کے اور عبد کے اکثر جگہ ہے مثلا بیتی اور عبدی اور جنتی و ناری
و سمائی و ارضی یعنے گہر مخلوق میرا اور بندہ مخلوق میرا اور بہشت مخلوق میرا اور دوزخ مخلوق میرا اور آسمان
مخلوق میرا اور زمین مخلوق میرے اور سوا انکی بہتیری جگہ اسی طرح سی ہی ایک جگہ قرآن مین ہی بَلْ يَدَاهُ
مَبْسُوطَتَانِ یعنی نعمت خدا کی بیچ دنیا و آخرت کی پہیلائی گئی ہی یعنے فراخ ہی شامل ہے سبکو تو مراد
یدین سے نعمت ہی دنیا و آخرت کی نہ معاذ اللہ دو ہاتہہ جیسے کہ حنبلی اور یہود خیال کرتے ہین ایک جگہ قرآن
مین ہے وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ یعنے آسمان کو بنایا ہمنے ساتہہ قوت کاملہ کے تو مراد اید سے
قوت کاملہ ہے نہ ہاتہہ اور قرآن مین ایک جگہ ہے يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ
لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ یعنے ای شیطان کس چیز نے منع کیا تجہکو اس سے کہ سجدہ کرے تو خاص
اوسکو جسکو کہ خلق کیا مینے ساتہہ قدرت اور قوت اپنی کے یعنے آدم کو تو مراد ید سے قوت و قدرت
ہے نہ معاذ اللہ ہاتہہ اور ایک جا ہی قرآن مین وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
یعنے زمین تمام مملوک و مقبوض خدا تعالے ہے روز قیامت کو بے شرکت غیر کے تو قبضہ سے مراد مملوک
خدا ہے کہ اوس روز کوئی سوا اوسکے یا ساتہہ اوسکے مالک نہین نہ یہہ کہ معاذ اللہ خدا کی ہاتہہ اور

مٹھی ہو اور قرآن مین ہے وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ یعنے آسمان لپٹی ہوئی ہونگی ساتھ
قدرت کاملہ حق تعالے کے تو مراد یمین سے قدرت کاملہ ہے نہ ہاتھ معاذ اللہ اور قرآن مین ہے وَجَآءَ
رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا یعنی آیا امر خدا اور فرشتے صف صف تو مراد آنی سے خدا کی امر
امر خدا کا آنا ہے نہ یہہ کہ آیا خدا کوئی آدمی بن کے معاذ اللہ جیسے کہ شیخ حنبلی کہتی ہین کہ توبہ توبہ خدا تعالے شب جمعہ
کو گدہی پر سوار آتا ہی دنیا مین نعوذ باللہ من خطبھم الباطلۃ اور جیسے قرآن مین ہی كَلَّآ اِنَّهُمْ
عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ یعنی حاشا تحقیق وہ کافر روز قیامت کو ثواب پروردگار سے محروم
ہونگے تو من ربہم سے مراد من ثواب ربہم ہے اور جیسے قرآن مین ہی هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ یعنی نہین نظر کرتے کافر مگر یہہ کہ ہووے انکو عذاب خدا تو مراد یاتیہم اللہ سے عذاب خدا ہے
اور قرآن مین ہے مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى یعنی جو شخص کہ واجب ہوا اوسپر غضب میرا
پس وہ ہلاک ہوا تو مراد غضب سے عذاب ہے نہ وہ غضب کہ صفات انسانی سے ہی جیسے مراد رضا خدا سے
ثواب ہی اور قرآن مین ہے تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ یعنی جانتا
تو غیب میرا اور نہین جانتا مین جو کہ تیرے غیب ہین تو مراد نفس سے غیب ہے یعنی غایب باطنی بات
فیظاہر نہ جو ہر جو متعلق ساتہہ قلب یا دل کے ہی اور جیسے کہ آیہ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ یعنی دراتا
ہی تمکو خدا تعالے انتقام اپنے سے تو بیان مراد نفس سے انتقام ہی یعنی سزا اور جیسے کہ آیہ اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تحقیق خدا تعالے رحمت کرتا ہی پیغمبر کو اور فرشتے اوسکی پاک استغفار کرتے
ہین اور آیہ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ یعنی خدا تعالے ہی وہ کہ رحمت کرتا ہی
اوپر تمہارے اور فرشتے اوسکی پاک استغفار کرتے ہین تو مراد صلواۃ خدا تعالے سے رحمت ہی نہ صلوۃ
آدمیون جیسے کہ آدمیونکی صلواۃ دعا ہی اور مراد صلواۃ فرشتونکی استغفار ستر کیہی ستایش ہی اور
آیہ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ یعنے فریب کیا اونہون نے اور جزا مکر کے
دیوی گا خدا اونکو اور وہ بہترین جزا دینے والا ہی مکر کے اور آیہ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ
هُوَ خَادِعُهُمْ یعنی فریب کرتے ہین خدا سے اور خدا جزا اونکی فریب کی دینی والا ہی اور آیہ

وَاللّٰهُ یَسْتَهْزِءُ بِهِمْ یعنی خدا تعالے جزا اونکی استہزا کی دیویگا اور آیہ
سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ یعنے جزا اونکی تمسخر کی دیویگا اور آیہ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِیَهُمْ
یعنے وہ بہول گئی خدا کو اور جزا دیگا خدا اونکی بہولنی کی تو مراد ان آیتون مین مکر اور فریب اور استہزا
اور تمسخر اور نسیان سے یہہ ہی کہ خدا تعالے کام کریگا اونسے انکی کرنیکی موافق یعنے جزا دیگا انکو انکی فعلون کے
سو اونکی طرح سے فرمایا انکی الفاظ مستعملہ سے نہ یہہ کہ معاذ اللہ خدا تعالے حقیقۃً مکر و فریب وغیرہ افعال
مذکورہ کا مرتکب ہو کیونکہ وہ پاک اور منزہ ہی ان باتونسے چنانچہ عقل سلیم بہی گواہی دیتی ہی اسکی اور سوا
اسکی اور بہتیرے آیتین مین ایسی کہ بغیر تاویل کے ہرگز وہان لفظی معنی روا نہین سو اسیطرح جن حدیثون مین بہی
ایسی قسم کے الفاظ ہون تو وہان بہی اسیطرح ماؤل ہین لیکن بعضے اخباری صاحبون مین سے کہ ظاہر مین
تو دعوی ہے اخباریت کا اور باطن مین پیرو غلات کے جو اعتقاد غلات جیسا رکہتے ہین لوگونکی دکہلانیکو
واسطی عیب پوشی کی اپنی ایسی منقولات مین تاویل اور مجاز کو ظاہر کرتے کہ جہان صاف مظنہ تشبیہ مفضی بکفر
ہے چنانچہ ازانجملہ علی نفس اللّٰہ کہا ہی کہ جب اسی کہنی پر کوئی دار و گیر کرے تو تاویلات رکیکہ و نادرہ سے
پیش آتی ہین ازبس واضح ہے کہ اگر حقیقۃً دیکہو تو بہی یہہ کہنا کفر ہے کیونکہ مخلوق و مصنوع خالق غیر
خالق و صانع نہین اور جو کہون کہ مجازاً کہتے ہین تو بہی صریح ناجائز اور ناروا ہی کیونکہ تم ایسے مجاز کی مجاز نہین
ظاہر ہے کہ خالق اور مخلوق مین کسی طرح کی مجانست نہین بلکہ دیکہتے ہو ظاہر ہو چکا ہی کہ خالق وہ ہی کہ
لیس کمثلہ شی ولا یقاس بشی اور کسی حدیث و خبر سے اطلاق و استعمال ایسے کلمہ کا انبیا و ائمہ کی لئے
نہین پایا جاتا تو پہر کونسا قرینہ کونسی مجانست کونسی خبر تمہین اجازت دیتی ہی اس جرات و جسارت
کی جس مجاز سے مظنہ تشبیہ صاف ظاہر ہے اور کوئی تاویل معتدبہ نہین کیونکہ اگر بقیاس نفخت فیہ من
روحی ای روح مخلوق نفس سے مراد نفس مخلوق لیوینگی تو قطع نظر ارتکاب ممنوع العقیدہ اور مخالف دعا
اونکی بہی کوئی مفاد اور حسن مدح حاصل نہین بلکہ بیفائدہ اور غور سے دیکہو تو مثل سائر الناس کہنا بیجا
ہی کیونکہ عقل سلیم جانتی ہی کہ اس کہنی سے کوئی فضیلت نہین حاصل ہوتی سب نفس مخلوق خدا ہین
ہان نفس رسول کہنا البتہ بموجب نص قرآنی اور مجانست بہی ظاہر اور فضیلت ہویدا تو نفس اللہ

کہنے مین بوئے مظنہ تشبیہ کی کہ سراسر صورت شرک وکفر ہے کوئی مفاد حاصل نہین اگر بخیال تاویل
آیہ تعلم ما فی نفسی نفس کو بمعنی غیب اس جگہ بھی تاویل کا کام فرماوین یا جواز مرتبہ پر قیاس کرین توبھی
صاحب ادراک سلیم غور کرے کہ کوئی فایدہ مع دفع فضیلت معتدبہ بجز مظنہ تشبیہ اور مخالفت کلمات اخبار ائمہ اور علماے
متدین کے حاصل نہین کما لایخفی علی الماہر الفطن البتہ نور خدا کہنا بموجب حدیث نور اور مفاد مدح و
فضل اور حسن صنعت و قدرت ہے تو مخلوق خدا مثل مع مخلوق خدا سمجھین بلکہ حسن کیونکہ فضیلت خلقت نور انکی
خصائص و فضایل سے ہی ظاہر ایسے اکثر کلمے یہ الفاظ زیارات ماثورہ دیکھہ کر دہوکہ مین پڑتے مین لیکن یہ نہین
دیکھتے ہین کہ وہان کس رنگ ڈہنگ سے ہین وہان مظنہ تشبیہ نہین بیان صاف مظنہ تشبیہ ہے سو یاد ہوگا
خبر محمد بن سنان مین جو ذکر قدرت بارہ مین اوپر مذکور ہوئی ہی کہ فرق مظنہ پر آکہ ہونے قدرت کی امام نے قائل کو منع
فرمایا تو قائل علی نفس ہے کا تشبیہ تو بطریق اولی ہویدا ہوگا اور قیاس اسکا متشابہات کتاب و سنت
پر اور خیال سابق بھی بیان صورت ضلالت و ضلال اور ناروا اور خام خیال ہے اکثر فی الغیبۃ غلات
وغیرہ اس قسم کے الفاظ مین جو کہ حسب تصریح صدر دہوکہ کہاتے مین اور جاہ ضلالت و ہلاکت مین ہونے ہیز
صدق مولائی مولی المومنین هَلَكَ فِيَّ اثْنَانِ وَلَا ذَنْبَ لِي مُحِبٌّ غَالٍ وَعَدُوٌّ قَالٍ
یعنی جناب امیر نے فرمایا کہ ہلاک ہوتی مین درباب میرے دو شخص ایک تو دوست حد سے گذرنے والا یعنی
جو کہ مجھکو معاذ اللہ مثل خدا انکی نسبت اور خدا کی صفات مخصوصہ کی نسبت خلاف حکم خدا و رسول دیوے اور دیگر
دشمن شدید بغض رکھنے والا اور آقا امام رضا فرماتے مین کہ یون بھی فرمایا يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ وَلَا ذَنْبَ
لِي مُحِبٌّ مُفْرِطٌ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ وَأَنَا أَبْرَءُ إِلَى اللهِ مِمَّنْ يَغْلُو فِينَا
فَيَرْفَعُنَا فَوْقَ حَدِّنَا كَبَرَاءَةِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ مِنَ النَّصَارَى یعنی ہلاک
ہوتی مین میرے باب مین دو شخص ایک تو دوست حد سے گذرنے والا دوسرا دشمن حد سے گذرنیوالا
اور مین ابرا کرتا ہون طرف خدا کے اوس شخص سے کہ حد سے زیادہ گذرے بیچ ہمارے پس بلند کرے ہمکو زیادہ ہمارے
حد سے اور ہونے واسطے دور بعد فرمایا کہ یہہ دونو شخص گمرہی مین پڑتے مین جو شخص کہ دعوی کرے واسطے
انبیا کے خدا ہونیکا اور واسطے ائمہ کے خدا ہونیکا یا نبوت کا یا واسطے غیر ائمہ کے امامت کا ہم اوس سے بیزار ہین

مین ہیچ و دنیا و آخرت کے اور بھی عیون اخبار الرضا اور کافی مین حدیث طویل ہے اسباب مین حاصل اوسکا اس جگہ مختصر اسکا ساتھہ توضیح کے جانا چاہیے کہ پروردگار عالم نے بفحوا اسکی کہ آدمی سے کلام بموجب اوسکی فہمید اور سمجھہ کے کرنا چاہیے چنانچہ از بس مشہور ہے تکلموا الناس علی قدر عقولہم بموجب محاورہ اور عادات اونکی کلام کے کلام نہایت مناسب اور ضرور جانا کہ وہ بخوبی سمجھہ سکین اور تعمیل احکام مین کوئی حجت کسیکو باقی نرہے تو ایسے الفاظ و اسما سے خطاب فرمایا جسے یہہ سمجھین اور اپنی لئی بھی ایسے اسماے صفاتی اختیار کئی جنسے کہ لوگ وقت طاعت و عبادت کی پکارین اور خود بھی اونہین لفظون سے اونکو اپنی قدرت کاملہ سے خطاب فرمایا اور کلام کیا کہ یہہ آپسمین بھی ایسے الفاظ سے خطاب کرتے ہین چنانچہ مثلاً سمیع و بصیر و خبیر و قوی و قاہر و عالم و حی و قیوم اور مانند انکی بہتیرے اسماے صفاتی ہین کہ مشہور ہین سو لسبب اشتراک ان نامونکی بہتیرے انہین کی مخلوق کے لئی بھی مستعمل ہین اور بہتیری اسماے صفاتی بحسب ظاہر مشترک ہین یعنی پروردگار عالم بھی انکی ساتھہ موصوف ہے اور مخلوق بھی خصوصاً اکثر اسماے متبرکہ نیک صفاتونکی پیغمبر خدا اور ائمہ ہدے مین بھی مشترک پائی جاتی ہین جو نالیون نے تو وہ صفتیں ثابت کرنے غلو کے اور قالیون نے لسبب دشمنی کی بطریق اعتراض کے ائمہ سے کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ خدا تعالے کی مانند مرتبہ کمال اور صفت مین کوئی نہین تو تم ایسی صفتونکی نامون مین کیونکر شریک ہو گئی اور اپنے نام بہتیرے ویسے کیون اختیار کئی جب تمنی ویسے نام رکہی تو یہہ دلیل ہے اثبات پر کہ تم بھی مثل خدا کی ہو معاذ اللہ سو اونکو جواب دیا گیا اور قایل کیا گیا کہ فی الحقیقت پروردگار نے لازم کئی ہین اپنے بندونکی لئے بعض بعض اسما اپنے اسما سے لیکن نفس الامر اور حقیقت مین معانی مختلف ہین یعنے جس طرح سے خدا تعالے کے لئی معانی اونکی بالذات بے احتیاج کسیکی صادق ہین اور اوسمین پائے جاتی ہین ہم مخلوق مین ہرگز اوس طرح نہین یعنی مثلاً صفت ہے علم کی کہ پروردگار جو عالم کہا جاتا ہے تو صفت علم اوسمین بالذات ہے اصلی بغیر حاصل کرنیکے یا سیکھنے کے غرض بغیر کسی احتیاج کی اور یہہ بات بھی اوسکی لئی نہین کہ وہ پہلے کسی چیز کا عالم نہین تہا پھر اوسمین علم پیدا ہو گیا یا یہہ کہ معاذ اللہ علم اوسکا کبھی جاتا بھی رہے بلکہ وہ عالم بالذات ہے بغیر احتیاج کسی سبب اور مدد فکر و غور وغیرہ قسم کے

اسباب کی اور علم اوسکا کبھی نہین جاتا اور مخلوق کو جو عالم کہتے ہین تو اوسکا علم بالذات نہیں
بلکہ پیدا ہوتا ہی سیکھنے سے یا الہام سے یا دین سے اور ہمیشہ سے مخلوق عالم نہین اور محتاج ہی ساتھ
فکر و غور کے اور یا الہام و اتفاقی اور بغیر سے اسباب کی اور پیدا کنندہ کی اور اوسکا علم جاتا رہتا ہی ایک
وقت علم ہوا ایک وقت نہین یا اسیطرح صفت سماعت کی ہی کہ پروردگار عالم کا جو سمیع نام ہی یعنے سننے والا
تو وہ کسی سوراخ سے کان کی یا کسیکی اشارہ سی ہونٹ کی نہین سنتا اور سمجھتا بلکہ سب کی باتین و آواز
اور غیر آواز اوسپر اوسکی علم ذاتی سے منکشف ہین نہ اسطرح کہ جیسے کہ مخلوق بسبب سوراخ کانوں کی یا ہونٹ کے
اشارون سے سنتے ہین اور سمجھتے ہین اور اسیطرح صفت بصارت کہ خدا کا نام بصیر بھی ہی اور مخلوق کا بھی تو خدا
جو دیکھتا ہی تو قدرت کاملہ ذاتی سے سب کچھ اوسپر ہویدا ہی بغیر کسی احتیاج اور سبب یعنی آنکھ کے یا اشارہ
اور مخلوق جو ہی وہ محتاج ہی آنکھہ کی بصارت وغیرہا کا اور اسیطرح صفت قیام کی کہ خدا تعالے کا جو قایم نام
تو معاذ اللہ نہ اسطرح کہ وہ کہڑا ہوتا ہے پاؤنسے جیسا کہ مخلوقات بلکہ مخلوقات محتاج ہی پاؤنکی قوت کے
بہتیری باتونکی اور پروردگار جو قایم کہلاتا ہی تو معنے یہہ ہین کہ وہ ہمیشہ حافظ اور موجود ہے اور باقی
اور کافی ہے کہ ان معنون مین یہہ لفظ ہمارے تمہارے محاورہ مین بھی بہت مستعمل ہے سو اسیطرح سے لطیف ہی کہ
جبکہ پروردگار عالم کو لطیف کہو تو یہہ معنی ہین کہ پروردگار عالم پاک اور بری ہی اس سے کہ دریافت ہوسکی یا عقل
اوسکے پاسکی یا خوض اور فکر اور تعمق سے جانا جاوے حالانکہ موجود ہے کوئی شے باہر نہین اوسکی قدرت سے
باوجود اسکے اور وہ کسیمین نہین کہا جاتا بلکہ وہ پاک ہی اس سے کہ کسیطرح سے حد کیا جاوے ساتھ کسی ایسے صفت
اور لطافت جو مخلوقات سے نسبت کیجاتی ہی یعنے مخلوق کو جو لطیف کہتے ہین تو وہان چہوٹاپن اور کمی
اور صفائی اور نزاکت جسم وغیرہ باتین مقصود ہین اسیطرح سے خبیر کہ حقیقت یہہ نام ہی خدا تعالے کا تو معنے
یہہ ہین کہ وہ ہر شے پر خبر رکہتا ہی یعنے کوئی شے اوس سے غایب نہین بغیر کسی احتیاج اور سبب اور تجربہ
یا آگہی دینے والی چیز کے کیونکہ وہ ہمیشہ سے خود بالذات خبر رکہتا ہی اور مخلوق جو خبیر کہلاتا ہی تو وہ محتاج
بخبر و تجربہ و اسباب ہوتا ہی تو اسمین شک نہین کہ اسماء صفات مذکورہ بظاہر مشترک ہین اور جمع ہوتی ہین
پروردگار کے لئی بھی اور مخلوق کی لئی بھی لیکن معنے مختلف ہین و قس علی ہذا بہتیرے اسماء اسیطرح سے

ہین کہ تفصیل اونکی موجب تطویل ہے مثال کے لئی اسیقدر پر اکتفا کی المختصر کہ معانی حقیقت مین مختلف
ہین اگرچہ لفظ و اسما مشترک ہین اور یہہ بات یعنی یہہ کہ ایک لفظ ہو اور معنی مختلف ہون یعنی ایک لفظ مو
اور دو یا زیادہ معنی ہون یا ایک معنی حقیقی اور ایک مجازی ہو تو ہمارے زبان اور عادت اور محاورہ مین
بہی بہتیرے جگہ موجود ہی اور اوسپر کلام ہو تو نکی دلیل ظاہر ہے چنانچہ مثلاً لفظ عین ایک لفظ ہی اوسکی کتنے
معنے مین انکہہ اور چشمہ اور چشمہ زانو اور آفتاب اور دیدبان اور جاسوس اور مال اور نفس وغیرہا یا لفظ
مولی ایک لفظ ہی اوسکے کتنے معنے مین اولی بالتصرف اور آقا اور سردار اور غلام اور چچا کا بیٹا اور دوست اور مہمان
اور ہمسایہ اور مددگار وغیرہا معانی کثیرہ یا لفظ نظر کہ اوسکی معنے مین دیکہنے کے کسی چیز کو ساتہہ تامل کے
اور بہی چشم محبت کی امید سے اور مثلاً شیر اور گدہا یا کتا اور شیرین اور تلخ وغیرہ اکثر نام مین کہ انسان کو مثلاً
جسوقت کہتے ہین کہ فلانا آدمی شیر ہے یا گدہا ہے یا کتا ہی یا میٹہا ہی یا کڑوا ہی یا سوا اسکی تو یہہ مراد
ہرگز نہین ہوتی کہ وہ آدمی شیر یا گدہا وغیرہ اصلی وحقیقی ہے بلکہ مجازاً بولتی ہین تو ظاہر ہی کہ ہمارے
استعمال مین ایک لفظ دو معنو مین کہ حقیقی اور مجازی ہون بہی استعمال ہوتا ہی ایک معنی حقیقی بطریق اصلی اور کمال
حقیقت کے اور دوسرا بطریق غیر حقیقی اور غیر کمال کے تو جتنے اسما مذکور ہوے جسوقت پروردگار عالم پر اطلاق
کئی جاتے مین وہ بطریق حقیقت اور اصلیت اور کمال ذاتی کے مین اور جب مخلوق پر اطلاق کئی جاتی ہین
تو بطریق غیر حقیقت اور عدم کمال کے بولی جاتی ہین کیونکہ خدا مین بالذات بغیر احتیاج کی اور سب مخلوق ہین
کہ وہ خود ممکن و محتاج مین کیسی ہی صفات اور اسماے حسنے پا جاوین اور اطلاق کئی جاوین عطاے پروردگار
اور عنایات سے اوسکی مین تو مشترک ہونے سے اسماکی معاذ اللہ شرکت ساتہہ خدا کی نہین ہو سکتی بلکہ مولف
کہتا ہی کہ کمال حمق سے غلات وغیرہ معترضین مخالفین کا کہ صرف ائمہ کو اپنے خیالون پر معاذ اللہ وہ شریک
گردانین خدا کا خدا کی بہتیرے صفاتین اور اکثر اسماء عام تمام انسانو نمین بہی اسیطرح شریک پاے جاتی ہین علاوہ
یہہ کہ اونسے کم مین تو اونہین ائمہ کی شریک و شبیہ کہ نکی معاذ اللہ کیا خصوصیت ہو وہ بہی شامل صوفیہ منصور
اللعین کے تمام حیوان و انسان کی لئی بعد اہمہ کے اوست اپنا موہنہ کالا کرین تو زیبا ہی **ف** واضح ہو
پیغمبر اور ائمہ کہ درباب اعتقاد اونکی اپنی جگہ خصایص او بدایع اور مدارج اونکی واضح ہونگی اگرچہ

ہم تمام مخلوقات کی نسبت ہزاران ہزار بلکہ بےشمار درجون کر اعلی اور افضل ہین لیکن من حیث الخالق
والمخلوق نسبت اونکی ساتہہ خالق کل مخلوق کی یہی ہے کہ پروردگار عالم کے بندہ ہونے مین نسبت مخلوقات
مین اور صفات مختصہ پروردگار عالم مین مثل تجرد اور توحید اور خالقیت اور رزاقیت اور بے نیازی وغیرہ صفات
مختصہ باری کی ہرگز شریک اور شبیہ نہین کرنا چاہیے یہ صفاتین حقیقۃً سوائے خاص ذات پاک پروردگار کے
کسی فرشتہ یا انبیا یا اوصیا یا اولیا غرض کسی مخلوق کی لئی نہین طالب ایمان پر اسی جگہ مین انشاءاللہ تفصیل
اپنے مقام پر ظاہر ہوگا کہ درباب تفویض حضور جناب حضرت امام جعفر صادق ع مین زبانی اولاد عبد اللہ
بن سبا کے عرض ہوئے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ خدا تعالے نے محمد و علی کو پیدا کیا اور سونپ دئے اونکو تمام کام عالم کے
پھر ان دونون بزرگون نے تمام عالم کو پیدا کیا اور رزق دیا اور زندگی اور موت دی حضرت امام نے فرمایا
کہ جھوٹ کہا دشمن خدا نے اور آیۂ ام جعلوا للہ شرکاء ارشاد کی تا قل اللہ خالق کل شیء
وھو الواحد القھار یعنی آیا مقرر کئے ہین اونہون نے واسطے اللہ کے شریک کہ پیدا کیا اونہون
نے مانند پیدائش اوسکی کے کہ مشابہ ہوگیا ہو پیدا کرنا تونکا اوپر اون کفار کے کہہ تو ای محمد کہ اللہ پیدا کرنے
والا ہی ہر چیز کا اور وہ اللہ اکیلا ہے غالب فقط فرق ان انبیا اور خصوصاً ہمارے پیغمبر آخر الزمان ختم المرسلین
اور اونکی اہلبیت طاہرہ مین شک نہین کہ تمام مخلوقات سے ایسے اعلی اور افضل اور ممتاز و مقرر ہین کہ
پروردگار عالم نے واسطے تصدیق نبی اور اوصیا کی معجزات عطا کئے یعنی وقت حاجت انکی ہاتھ سے معجزات
جاری کئے اور وہ انکی زندگی اور موت وغیرہ امورات مین جاری کرتا ہے چنانچہ احادیث کثیرہ ائمہ سے متواتر
ہویدا ہی جناب صاحب العصر والزمان علیہ و علی ابائہ الکرام الف الاف الصلوۃ والسلام توقیع رفیع مین
فرماتے ہین کہ پروردگار عالم وہ ہے کہ پیدا کیا اوسنے اجسام کو اور قسمت کئے رزق نہین ہے وہ جسم نہین ہے
وہ حلول کرنیوالا جسم مین نہین ہے مثل اوسکی کوئی شے وہ ہے سمیع و بصیر تحقیق ائمہ سوال کرتے ہین خدا
پس خدا پیدا کرتا ہے اور ائمہ سوال کرتے ہین پس خدا رزق دیتا ہے فقط الحاصل کہ انبیا اور ائمہ معصومین حق
جو دعا کرتے ہین جسکا ترجمہ ہے چاہنا تو جو یہہ خدا سے چاہتے ہین تو واسطے اظہار انکی معجزہ کی پروردگار
انکے ہاتھ پر فوراً جاری کرتا ہے تو صفات مخلوقیت مذکورہ مین خالق سے وہی نسبت ہے جو کہ

جو کہ مخلوق کو جو لی ہے یعنے احتیاج بخالق کہ پروردگار عالم ہے جل جلالہ اور مخلوق رعایا
برایا ہے جو انکو فضل و امتیاز اور فخر و افتخار پروردگار نے مرحمت کیا ہے مثل عصمت و طہارت اور قرب
منزلت اور خرق عادات اور معجزات اور علم لدن اور کمالات وہ اور مخلوق مین نہین بلکہ کسی اور
مخلوق کو اون صفات حسنہ مین نسبت بھی نہین الحاصل کہ بعضے اسماء صفات حسنہ مشترک ہین اور اسماے
غیر مختصہ ہین کہ تمام مخلوقات اور خالق ارض و سموات اوسمین مشترک ہین تو اس سے شرکت اور
تشبیہ نہین لازم آتی اور ہرگز ایسا خیال نہین چاہئے کیونکہ وہ صفاتین بالذات اور بوجہ اکمل اور اتم
و بے نیاز خاص پروردگار ہی مین ہین اور مخلوق مین بوجہ احتیاجی تو بمعنے مختلف مین اور پہر تمام مخلوقات
اور انبیا و اوصیا خصوصاً پیغمبر آخر الزمان و ائمہ ہدی مین جو صفات مشترک ہین تو رعایا مین اور ان مین
بہی اتنی نسبت خصوصیت اور کمال و نقص کی ہے یعنے انبیا و ائمہ مین نسبت اور مخلوقات کے جو کمال و فضل
ہے وہ کسیکو نہین مثلاً جو علم انبیا کو بطریق الہام و وحی و القائے حضرت باریکی حاضر و غائب کا ہوتا ہے اور ائمہ
کو باخبار و تعلیم پیغمبر ہے کسی مخلوق کو اصلا اوس سے نسبت نہین انکو جو بیکسب بعطائے الہی حاصل ہے انکو
تک نہین آئمہ بہتیرے صفات حسنہ مین ممتاز اور اعلیٰ اور افضل مین سب مخلوقات عالم سے کہ تفصیل اوسکی
باب اعتقاد ائمہ مین بیان ہوگی یہان مختصراً بطریق تطفل اتنا بس ہے کہ ائمہ وہ مخلوق ہین کہ اونکا سایہ نہین
ہوتا ائمہ وہ مخلوق ہین کہ کلمہ شہادتین پڑہتے ہوے ماکی پیٹ سے پیدا ہوتے ہین سوتے ہین آنکہین اونکے
اور نہین سوتا دل اونکا پس پشت کیطرف کی چیز ایسے دیکھتے ہین جیسے سامنے سے تمام اعدا اور احبا کی تا
قیامت اونکو معلوم ہوتے ہین بتعلیم پیغمبر ائمہ موید ہین ساتہ روح قدس کے اونکی لئے ایک عمود نور ہے کہ دیکھتے ہین
تمام اعمال اور لوگونکی نگرہان بسط و قبض ہے اونکی لئے بہی کہ جب بسط ہے تو سب معلوم ہوتا ہے اور جسوقت
قبض ہے تو نہین یہہ ایک صفت ہی علم کی کہ اسنے اور مخلوق کو کیا نسبت غلات حمقا ایسی ہی باتون سے جو
توہم مین پڑتے ہین یہہ کوتاہی فہم ہے اونکی نہین دیکھتے کہ انبیا و ائمہ سب مخلوق ہین باپ کی صلب
سے ماکی پیٹ سے پیدا ہوتے ہین تناکح و تناسل ہوتا ہے صحت اور مرض اور کہانا پینا بول و غایط سونا جاگنا
زندگی موت وغیرہا صفات ظاہری ناسی اکثر عارض ہوتے ہین پہر خدا اور شبیہ خدا کہنا یعنے چہ کوئی عقل مند

اور سب چیز کو بوحی و تعلیم پروردگار

آدمی نہین تجویز کر سکتا کہ جس شخص مین باتین عباد کی اور احتیاج ضروری عباد کی موجود ہون اور مشہود
ہون اور خود وہ اقرار بھی کرے مخلوقیت و عبدیت کا پھر اوسے خالق و معبود کہا جاے اور نفس الامر مین اگر غور
کیا جاے تو خود یہہ حمقا اپنے خالق و معبود کو جھوٹا جانتے ہین کہ صفات قبیحہ سے یعنی کذب سے اپنے خالق کو متصف
سمجھتے ہین اور رد کرتے ہین اوسکے حکم کو کیونکہ وہ تو اقرار کرین عبدیت کا اور منع کرین کہ ہمکو خدا نہ کہو حتی کہ
تمام کتب احادیث اسی سے بھری پڑی ہین حتی کہ نماز مین تشہد خاتمہ نماز ہی اقرار عبدیت رسول مقبول قبل از اقرار رسالت
لکھے ہے اور پیغمبر خدا نے تاکید پر تاکید فرماوین کہ مجھی عبد کہو چنانچہ آقا امام رضا سے مختصراً لکھا جاتا ہی کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلعم نے کہ مت اوٹھاو بلند مجھکو زیادہ میرے رتبہ سے تحقیق پروردگار نے مجھی بندہ کیا قبل اسکے کہ
بکرے مجھی نبی یعنے بندہ پیدا کیا پھر نبی گردانا اور ظاہر ہے کہ ائمہ اور جناب مولی تمدوی اوصیا آل
اہلبیت و ذریہ انہین رسول مقبول کی تا بالجملہ یہہ سب تو اقرار کرین کہ ہم بندگان خدا ہین اور موید بروح قدس
بے شک اور یہہ خود تاکید کرین کہ پروردگار لاشریک و بی نظیر یکتا معبود ہے اور یہہ غلات حمقا اونہین
کو خدا کہین ان ہذا لشی عجاب بلکہ جب واضح ہی کہ علم اور معجزات اور صفات حسنہ جو کہ اور مخلوق مین نہین
وہ عطاے خالق علام الغیوب ہے انہین مین جو کہ انکی خصایص سے ہین تو یہہ کمال عظمت قدرت حضرت ذوالجلال اور
ظہور ثبوت کمال عظمت قدرت عطاے پروردگار اور کمال قرب و منزلت اور علو مرتبت انکا کیون نہین خیال کرتے
کہ یہہ ایسے مخلوق نوری ہین کہ اوسنے اپنے ان مخلوق کو بعطاے علوم و فضایل خاص ایسا ممتاز کیا تو یہہ دلیل
زیادہ ہی کمال وحدت اور عظمت و جلال اور قدرت کاملہ پروردگار یکتا و بے مثال و خالق بے ہمتا پر نہ کہ محل
شرکت و تشبیہ پر یاد رہے کہ عقل انسانکو پروردگار عالم نے بڑی نعمت عظمی جوہر لطیف بی بدل شی عطا کی ہے
اور یہہ بھی اہل حق کے نزدیک ایک حجت ہی پروردگار کی برخلاف اشاعرہ کی کہ وہ بعض عقل سے بے بہرہ ہوکر
حجت کی ہین آقا امام موسی کاظم ع فرماتے ہین کہ پروردگار کی دو حجتین ہین خلقت پر ایک حجت ظاہری اور
ایک باطنی حجت ظاہری تو انبیا اور باطنی عقل تو قطع نظر نقل کے عقلا ہی دیکھو کہ جب انہین صفات مخلوق
بموجب مفسرہ بالصدر ظاہر ہے کہ موجود ہین تو زیادہ تر اوس خالق یکتا و بی ہمتا کی وجود اور عظمت و جلالت
کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا خیال کرنا چاہیے کہ یہہ مخلوق ایسے ہین تو وہ خالق جسنے انکو خلق کیا

کیا وہ کہتا ہے تب اپنی امت خاص نبہ دیکو ایسے صفات اور معجزات اور علوم سے ممتاز کیا ہی اور پہر بے نیاز ہند مین
اوس بے نیاز کے ایک خبر اوکی علم کے تفسیر جلاء الاذہان سے مختصر لکہی جاتی ہی ایک روز حضرت موسیٰ ع
خطبہ پڑہتے تہے ایک شخص نے اونسے سوال کیا کہ کوئی شخص روی زمین پر تم سے زیادہ عالم ہی یا نہین حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ کوئی نہین پروردگار عالم کا حکم ہوا کہ یہہ نہ کہو ہمارا بندہ خضر تمسے زیادہ عالم ہی المختصر کہ حضرت
موسیٰ بعد اجازت پروردگار کے حضرت خضر پاس پہونچی اوس حالت مین کہ وہ دریا پر تہے جسوقت یہہ سامنے
گئی حضرت خضر کے تو اونہون کہا کہ السلام علیک یا نبی بنی اسرائیل حضرت موسیٰ تعجب مین ہوے اور کہا کہ آپنے
مجہی کیونکر موصوف اس صفت سے جانا اونہون نے کہا کہ جس پروردگار نے تمہین بیان بہیجا اوسنے مجہی یہہ بہی
جتادیا اتنے مین ایک جانور آیا اور اوسنے دریا مین سے ایک قطرہ چونچ مین لیکر اپنے پر وبر پر ڈالا اور چلا گیا
حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم جانتے ہو اسمین کیا حکمت ہی اونہون نے کہا کہ پروردگار عالم بہتر
جانتا ہی اور جو تم اوسکی غایت سے جانتے ہو فرماؤ حضرت خضر نے فرمایا کہ یہہ جو قطرہ اس جانور نے اس دریا کی
چونچ مین لیکے ڈالا حکمت اسکی جانو کہ پروردگار عالم علام الغیوب کے غایت سی جو علم نبی اسرائیل کو ہی تمام جہان
اوس سے عاجز ہے اور جو تمکو ہے تمام نبی اسرائیل اوس سے عاجز مین اور جو مجکو ہی تم بہی اوس سے عاجز ہو
اور پہر بہی جو جو علم مجہکو اور تمکو اور تمام نبی اسرائیل کو اور سبکو ہی دریائے علم حضرت پروردگار علام الغیوب کے
مقابلہ مین بمنزلہ اس قطرہ کے ہی اور فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم ع نے کہ جو سوال خضر اور موسیٰ ہمسے کرتے تو
ہم جواب دیسکتے ہین اور جو سوال ہم اونسے کرتے تو وہ جواب نہ دیسکتی یعنے جو علم پیغمبر خدا اور اونکی
بعد ائمہ کو کہ وارث اس علم کے ہین عطا ہی اوسکی آگے علم خضر اور موسیٰ اور تمام نبی اسرائیل اور تمام لوگون
کا اوسیطرح عاجز ہے اور پہر اونکا اور اون سبکا علم دریائے علم پروردگار کے آگی بمنزلہ قطرہ کی ہی ف
بعضے کم بضاعت بے ادب ائمہ ع کو بے محابا مثل سائر ناس کہہ دیتی ہین اور معجزات و فضایل مختصہ مخصوصہ
کے نفسانیت سے عوام کے سامنے گفتگو مین سرخرو چہرہ بکی منکر ہو جاتے ہین محض جہالت یا تجاہل ہے
اور پروردگار و ائمہ ع اطہار کے حضور مین بلکہ یہان بہی صغار و کبار کے روبرو انجام کو نہ دیکہا رو سیاہ ہونا ہے
نہین دیکہتے کہ غلامان خاص باب ہو نہ علم اتباع حجج خدا ہمیشہ موجود ہین نور احدی کسی کے اطفا سے نہین .

جا سکتا ہو مومنین کو چاہیے دیکھین کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین جابر رضی سے حدیث طویل ہے جسکا مختصر آ
بیان کرتا ہون کہ ایک روز پیغمبر خدا صلعم احوال ہونے کا بیان فرما رہے تھے ارشاد کیا کہ ماں کے پیٹ مین جو بچہ پڑا ہوتا اگر
لڑکا ہوتا ہی تو منھ اوسکا پیٹ یعنی پشت مادر کیطرف ہوتا ہی اور جو لڑکی ہوتی ہی تو پیٹ یعنی شکم کیطرف اور
دونو ہاتھ اوسکی اپنی رخسارون پر اور ٹھوڑی اوسکی اپنی دونو زانو پر شل بیٹ ایک غمگین کے اندوہناک
اور لپٹا ہوا ہوتا ہی انترون مین اپنے ماں کی اون سے ماں کی ناف تک کہ ناف میں سے غذا کھاتا ہی اپنی ماں کی کھانے
مین سے اور جب پیدا ہونیکا وقت پہونچتا ہے اور رزق مقدر اوسکا ماں کی ناف سے قطع ہو جاتا ہی تو ایک فرشتہ مقرر
کیا ہوا پروردگار کا اوسے صدمہ دیتا ہے غرض وہ روتا ہوا پیدا ہوتا ہی نہایت خوف مین اور دکھ مین کہ اگر
اوسے ہوا بھی لگتی ہی یا ہاتھ چھوا جاتا ہے تو نہایت دکھ ہوتا ہے جیسے کھال اوتر گوشت کو پہونچنے سے دکھ
ہوتا ہی اور اوسے بھوک اور پیاس ہوتی ہی لیکن نہ قدرت کھانیکی ہوتی ہی نہ پینیکی اور درد ہوتا ہی لیکن
فریاد نہیں کر سکتا پروردگار عالم ماں کو ایسا مہربان کرتا ہی کہ وہ اوسکی بھوک پیاس کی خبرداری کرتی ہی اور
اوسکی ایک چھاتی مین پیوکی اور ایک مین پانی کی غذا کردیتا ہی المختصر کہ جب تمام تفصیل پیغمبر خدا فرما چکے تو جابر رضی نے
عرض کی کہ یا حضرت یہہ حال ہم لوگون کا ہی فرمائیے کہ آپ کا اور سب انبیا کا اور اوصیا کا پیدایش مین کیا حال ہے
پیغمبر خدا صلعم نے سکوت فرمایا پھر فرمایا کہ تو نے بڑی بات کا سوال کیا کہ نہین متحمل ہو سکتا اوسکا مگر صاحب بہرۂ عظیم ای جابر
انبیا اور اوصیا مخلوق مین نور عظمت پروردگار جل جلالہ سے پروردگار اونکی نورونکو پاک پشتون اور پاکیزہ رحمون
مین امانت رکھتا ہی کہ فرشتہائی خدا اونکی حفاظت کرتے مین اور پرورش کرتا ہی اونکی اپنی حکمت سے اور غذا دیتا ہے
اونکو ساتھ علم اپنے کے تو امر انکا جلیل تر ہی اس سے کہ وصف کیا جاوے اور حالات اونکی دقیق تر مین اس سے کہ جانے جاوین
یا تو جانے جاوین بلکہ وہ ستارے مین بیچ زمین کے اور نشانیان مین خدا کی بیچ خلقت اوسکی کے اور خلیفہ مین اوسکی بندون
اور نور مین مخلوق اوسکی بیچ شہرون اوسکی کے اور حجتین مین اوسکی اوپر خلقت اوسکی کے ای جابر یہہ بات گنجینہ علم
اور خزانہ علم الہی سے ہے اسکو پوشیدہ رکھہ مگر اسکی اہل سے یعنی جو اہل اسکا ہو اوس سے کہہ اور نا اہل سے کہنا نہیں
چاہیے بھی احادیث صحیحہ سے واضح ہے کہ ائمہ مثل سایر ناس جا مخصوص مین ہو وہ مشہورہ سے نہین پیدا ہوتے بلکہ ہاتھ کے
ران سے پیدا ہوتے مین اور خون آلودہ نہین پیدا ہوتے ختنہ کیے ہوے ناف بریدہ پاک صاف پیدا ہوتے مین کلمہ پڑھتے ہوے

ہوے اور بہت باتین ہین کہ اپنی جگہ پر خدا کو ہین تصدیق رسول ہم کہ اہل سے کہنا چاہیے نہ نا اہل سے یعنے اگر
یا جہوٹ بتلاویگا یا احمق کافر بتلاویگا بیان کرنیوالیکو سو پہلا دشمن احمق دوسرا دوست احمق کہ بسبب حمق کے تکذیب کو
مستعد ہوگا خاصان خدا کی اور جادہ ہلاکت مین پڑیگا کیونکہ بہتیرے عوام شیعہ بلکہ بعضے پڑہے لکہے دانشمند عالی
طبع بہی اس قسم کے ہوتے ہین کہ مطلوب کو نہین پونہچتے اور تکذیب علما کبار پر مستعد ہوتے ہین اور عوام کو ضلالت مین ڈالتے
ہین اور جو مدارج و فضایل ائمہ اپنی سمجہ مین نہین سماتے اونسے انکار کر جاتے ہین چنانچہ ابو الطفیل کو جناب نے
بعد فہمایش حال رجعت وغیرہ مراتب نکات تاویل و تفسیر ثانی جو نصیحت فرمائے مختصر آبتائید مصرحہ ہدایہ لکہا جاتا ہے
فرمایا جناب امیر علی نے کہ ای ابو الطفیل بخدا سوگند کہ اگر تو تمام شیعون ہمارے کو جو کہ اقرار ہمارے اطاعت کا کرتے
ہین اور مجہی امیر المومنین کہتے ہین اور جہاد ہمارے مخالفین کا حلال جانتے ہین میرے پاس تو لاوے اور بیان کرون تو نہین
تاویل آیات کہ قرآن مین حق تعالے نے فرمایا ہے اور اپنے پیغمبر مقبول کو سمجہایا ہے تو بہت شیعہ متفرق ہو جاوین گے مگر
تہوڑے سے اہل حق البتہ باقی رہین اور فرمایا کہ بے شک مشکل امر ہے اور اذعان و ایقان ہمارے احادیث
پر امر دشوار ہے اسکو نہین جانتے اور نہین پہچانتے مگر فرشتگان مقرب اور پیغمبران مرسل یا وہ بندہ مومن
خاص کہ حق تعالے نے امتحان کیا ہے اوسکا ای ابو الطفیل جب پیغمبر خدا صلعم دنیا سے تشریف لیگئے تو لوگ مرتد
ہو گئے اور گمراہی مین پڑگئے مگر وہی باقی رہے ایمان پر جنکو ہم اہلبیت کی برکت سے حق تعالے نے نگاہ رکہا غرض
جنکو ہدایت ازلی اور عقل کامل پروردگار نے عنایت کی ہے وہ ائمہ کے ارشاد کو حق جانتے ہین اور سمجہتے ہین اور
اونکی فضایل و خصایص مخصوصی کو زیادہ تر باعث وثوق اعتقاد وحدانیت خالق وحدہ لاشریک سمجہتے ہین
الحاصل کہ پروردگار وحدہ لاشریک بے مثل و بے ہمتا کہ کسی فرشتہ یا پیغمبر انبیا اولیا امام وصی کو صفات مختصہ
پروردگار مین ہرگز شریک و شبیہ کرنا یا کہنا یا جاننا نہین چاہیے سب کو مخلوق جاننا چاہیے یہہ مخلوق مشرف ہین لیکن یہہ
مخلوق خاص و مرتاض افضل تمام مخلوقات سے ہین حتی کہ فرشتون سے افضل ہین نہ یہہ کہ مثل سایر انسانی مخلوق کہتے
بلکہ انکا قیاس اوروں پر نہین چاہیے یہہ وہ ہین کہ انکی لئے زمین و آسمان بنایا گیا انسے فرشتون نے تسبیح و
تہلیل سیکہی تعلیم پائی خیر چہ نسبت خاک را با عالم پاک غرض نہ افراط چاہیے نہ تفریط یعنے نہ غلو اور زیادتی کہ
صفات مخصوصہ خالق مین مخلوقات کو شریک کرنا اور نہ کمے اور قصور انکے باب مین چاہیے باقی حال مفصل

اعتقاد درباب انبیا و ائمہ باب ہے اسمین انشاءاللہ بیان ہوگا بقدر ضرورت مقام کے بیان اسیقدر
پر اکتفا ہے بالجملہ انبیا اور اوصیا خصوصاً آل عبا اور ائمہ سب مخلوق اور بندہ مین پروردگار جہان
بے ہمتا لاشریک و بے شبیہ کے اوسکی صفات مختصہ و ربوبیت مین کسیکو اوسکے ہرگز شریک اور شبیہ اور برابر نا
نہین جاننے کفر ہے اور نہ انہین کسی اور مخلوقات کی مساوی جاننا چاہیے اگرچہ اکثر صفات و اسماء الٰہی
عام رعایا کے مثل بقدر تعدد مشترک ہین لیکن جو انکو بوجہ کمال ہے رعایا کو نہین یہہ مخلوق مین لیکن
مثل اور مخلوق کے نہین **ف** بعض کم مایہ کم فہم نام کے مدعی با علم جو اکثر قصاید اور مناقب مین تصنیفات
علمائے دین حقہ کے بعض بعض مضامین و الفاظ سے متوحش ہوتے ہین تو بسبب کم مایگی اور بے دیانتی کے کیونکہ جب
قرآن مین احادیث مین تاویل ہے تو کون چیز مانع ہی ایسے تاویل کے ایسے مقامو نہین پیغمبر مثلاً ملا کاشی
علیہ الرحمۃ کا ہفت بندی کہ اکثر اشعار اوسمین حد اعتدال سے ظاہر مین باہر معلوم ہوتے ہین تو بعضے کم مایہ بھی
ملا مرحوم کو معاذاللہ کافر کہہ اوٹھتے ہین البتہ بعض بعض اشعار ایسے ہین کہ اگر مأول نہو وین تو قائل
او معتقد اوسکا دایرۂ ایمان سے خارج ہے لیکن جہان تاویل ممکن ہے تو پھر دایرۂ ایمان سے خارج کہنا
اپنی جان خود دایرۂ ایمان سے باہر جانا ہی اور دایرۂ ہلاکت مین پڑنا چنانچہ ہفت بندی مین وہ ایک جگہ جناب امیر
کی شان مین کہتا ہی گر نبے بالاتر از عرش برین جاے دگر گفتمے کانجاست جایت یا امیرالمومنین تو خیال کیا چاہیے
کہ احادیث کثیرہ و معتبرہ سے ہویدا ہے کہ نام مبارک آپکا بمعیت خدا و رسول ساق عرش پر لکھا ہی تو اول
تو یہہ تاویل ممکن ہے کہ مراد قایل یہہ ہے کہ اگر عرش سے بلند اور جگہ ہوتی تو چونکہ ساق عرش پر تو تمہارے
نام کی جگہ بعنایت پروردگار کے ہی تو اگر کوئی جگہ اوس سے بلند ہوتی تو اوس جگہ بھی تمہارے نام کی جگہ
عنایت پروردگار سے ہوتی دوسرے ایک حدیث آغا امام رضا سے ہی کہ پیغمبر خدا نے شب معراج کو دیکھا
کہ عرش پر ایک صورت ہے مثل جناب امیر کے تلوار ہاتھ مین اوسطرح ہے جیسے حضرت لڑائی مین ہوتے
تھے سو آنحضرت نے بارگاہ پروردگار مین عرض استفسار حال کیا تو ندا آئی کہ اے پیغمبر فرشتگان حاملان عرش نہایت
مشتاق رہتے ہین زیارت علی کے سو ہمنے اپنی قدرت کاملہ سے اوسکی صورت نور سے بیان خلق کی ہے
کہ یہہ سب زیارت کرین اور تسبیح و تہلیل کرین اور صلوٰۃ بھیجین اور تا قیامت اسکا ثواب واسطے اوسکے ہے

ہمارے نفاس بندہ کے جاری رہے تو اس جا یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ اگر عرش سے بلند اور
جگہ ہوتے تو وہاں بھی آپ کی ذات مخلوقہ نور کے جگہ ہوتے جیسے کہ اور آیات میں رب سے مراد ثواب رب اور
روح سے مراد روح مخلوق تو پہلی توجیہ میں کہا جاتا ہے اور دوسری میں جا صحیح تو مادل ہو سکتا ہے یعنی کلام مضاف
مضاف الیہ کہ اسطرح حسن دجوالہ حذف مضاف و مضاف الیہ آیات اور لا تعد ولا تحصی ہے اور کتب لغات
و معانی سے بخوبی ظاہر ہے و قس علیٰ ہذا ایک شعر ہے اسکا ای کہ فرمان قضا ہوتے فرمان شماست دو دوران
فلک دو دو زدوران شماست تو فرمان قضا سے مراد فرمان محکمہ شرع ہو گا کہ وہ منحصر اوپر فرمانے پیغمبر خدا اور فرمانے
اہلبیت کے بموجب حکم خدا و رسول کے ہے اور چونکہ احادیث کثیرہ فریقین سے واضح ہے کہ خلقت نور محمدی ص
اور جناب امیر ایک ہی جو نور کہ قبل تمام مخلوقات اور آسمان و زمین کے مخلوق ہوا تو صاف واضح ہے کہ کوئی دور
دورہ فلک سے ہو انکا دورہ تھا یعنی موجود تھے واللہ اعلم بالصواب ظاہر حال تو یہ تاویلیں ظاہر میں اور زیادہ
اس سے اور بھی ہو سکتی ہیں لیکن حرز اللطائف اس جگہ صرف اسی قدر پر اکتفا ہوتا ہے تو اسیلئے لازم ہے کہ محض
اشعار پر اعتماد و درباب اعتقاد نہیں چاہیے تخص اعتقادات خارج سے لازم ہے اسمیں شک نہیں کہ اگر مادل
نہو تو معتقد اوسکا دایرہ ایمان سے خارج ہو لیکن جبکہ تاویل معتد بہ ممکن ہے تو ایسے مومن کو کافر کہہ دینا
مشعر ہے خود قایل کفر کی حماقت اور بے باکی کا مومنوں کو کافر کہدینا سہل نہیں دین و دنیا میں ایسے بات سی موجب
کالا ہوتا ہے ایک ذرا سی بات میں آدمی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے بلکہ بہتیری تصنیفات میں عالم تقیہ کی بعض بعض علمائے
نامدار متقدمین کے بحسب مصالح اس قسم کے ہیں کہ وہ ظاہر میں صاف مشعر مخالف دین حقہ ہیں اور روایتیں بعض جگہ
مرئی ہیں لیکن علما متقدمین اور ماہرین و محققین جو اونکی حقیقت جانتے ہیں اور بوجہ اور سبب اس عبارت کے
سمجھے ہیں تو جسارت تکفیر و تلعین میں ان حمقا کی طرح نہیں کر اوٹھتے بلکہ بعض بعض احادیث ایمہ کے جو مقام
تقیہ کی ہیں بعد تحقیق و تدقیق حقیقت حال اونکی واضح ہوتی ہی تو اونکی راویوں کو خیانت کی نسبت نہیں دے اوٹھتے
کچھ تعجب نہیں کہ ہمارے عصر کے حمقا کم مایہ مصرعہ صدر اون مدحتوں کو دیکھیں تو کیا جانے کیا کچھ کا مفہوم اپنا کریں
اللهم اهد قومنا الجاهلین غرض جاننا چاہیے کہ غالی اور صوفیہ وغیرہ فرق ضالہ و باطلہ
کوئی ہو خواہ سبائیہ خواہ نصیریہ خواہ باطنیہ خواہ مفوضہ خواہ غیر اونکے جتنے مخالف مراتب بصرحہ اعتقاد

بعض وکے ہیں کفر میں مبتلا ہیں اور کسی مومن محقق معتقد عقاید اثنا عشریہ غیر منکر ضروریات دین کو کسی ایک لقب
فرقہ ضالہ کے ساتھ پکارنا بہا ہے جیسے کافر کہا مومن کو سو اگر من حیث الایمان کافر کہا تو قایل خود دایرہ ایمان
باہر ہے اور جو نزاع و نفسانیت معاملات دنیاوی سے کہا تو فاسق ہے بعضے علماء مدعیان اخبار بلکہ ذہین کم
مدعیان اصول میں بہی باوصف ادعا تقلید اور زلہ خواری خوان نعماے حضرت مجتہد الزمان دام ظلہ جناب شیخ بہائی اور
قاضی صاحب یعنے قاضی نور اللہ شوستری نور اللہ مرقدہما پر بہی تہمت تصوف کی اور بد عقیدگی کی لگاتے ہیں لیکن
یہ محض جہالت یا تجاہل ہے اور انکا سبب نفسانیت ہے خود علماء کمل اور محدثین اکمل اخباریوں میں سے تو شیخ اکمل حر عاملی کتاب
اثنا عشریہ فی الرد علی الصوفیہ میں براءت شیخ علیہ الرحمہ کی تصریح کہتے ہیں اگر ہے تو اخباری صاحب اپنے گہر لین اوسمین
دیکہیں اور جناب مجتہد العصر دام برکاتہ جو اپنی بعض تصنیفات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ شیخ اور قاضی صاحب البتہ بسبب
بعضے اوہام کے حسن ظن اور استیناس اس گروہ سے رکہتے تہے لیکن اس سے فساد اعتقاد انکا نہیں لازم آتا آیا نہیں
دیکہا کہ قاضی صاحب دربارہ محی الدین عربی فرماتے ہیں کہ اوسکا جو قول ہے کہ سبحان الذی
اظہر الاشیاء وهو عینها اسمین تصحیف ہو گئی ہے یعنے نقطوں کا تو نسے خطا ہو گئی ہے کہ اصل
وهو غیرها ہے تو اگر قاضی صاحب معاذ اللہ معتقد وحدت وجود ہوتے تو کلام ابن عربی کو نسبت تصحیف کیون
قرار دیتے اور اصلاح کیون کرتے تو اس جگہ سے واضح ہے کہ بسبب بعض وجوہ کے انکو سوء اعتقاد پر اوسکی اور
اوسکی امثال کی اطلاع نہیں تہی اور اونسے حسن ظن رکہتے تہے اور اونکی کلمات کو بتاویلات صحیحہ اول سمجہتے تہے اگرچہ

یہ غلط اونکا فاسد ہونا یہ کہ عقیدہ فاسدہ میں اونکی شریک ہوویں انتہی محصل کلام مجتہد نامدار دنیا و دام
برکاتہ اسی وہ مدعی صاحب دیکہیں جو دعوی رکہتے ہیں تقلید کا اور پہر قلادہ نافرمانی اکابر علماء خلد اللہ علی الجمہور
قلادہ نافرمانی مجتہد العصر دام برکاتہ گردن میں **ف** چونکہ کتاب مجالس المومنین جناب قاضی صاحب میں اکثر
وہ لوگ مندرج ہیں جو فرقہ صوفیہ میں مشہور ہیں اور بہی بعض بعض اونکی مدایح بہی پائے جاتے ہیں جو عند العامہ
عوام اونہیں میں شہرت رکہتی ہیں تو بعضے بے بصیرت اور کم مایہ مدعیان علم کو سخن از لمن الملک باوصف دعوے تقلید
جناب مجتہد العصر و الزمان حضرت قاضی صاحب کو معاذ اللہ تہمت اساءت عقیدہ اور استیناس و مودت با فرق طاہرہ
صوفیہ وغیرہ اونکے اور اونکے مداحین کے حق میں کلمات ناسزا اور ناروا سے پیش آتے ہیں اور قاضی صاحب

وہ قاضی صاحب مقبول ربانی جنکے نام نامی کو جناب غفران مآب اساس الاصول میں بایں لقب یاد فرماتے ہیں کہ

السید السند الشہید الثالث مولانا سید نور اللہ شوستری

نور اللہ مرقدہ اور ارشاد جناب مجتہد العصر حی دام ظلہ جو کہ ابھی نقل ہوا ظاہر ہے سوا ان قاضی صاحب ممدوح
اور انکی مداحین ابرار کے حق میں جسارت کذائیہ نتیجہ ہی صرف عدم بصیرت و بصارت کا اور اثر ہے کم مائگی و جہالت
کا یاد رہے کہ جناب قاضی صاحب کے ظہور محاسن عقاید اور اونکی مداحین کے لئے اول تو ارشاد ہدایت بنیاد اور کلام
واجب الاحترام مجتہدین ذوی الاکرام ماضی و حال واسطے تابعین تقلید مجتہد حی دام برکاتہ کے کافی اور شافی ہی دوسرے
تھوڑا سا ماہر اور ناظر تصانیف قاضی صاحب اور اونکی متاخرین کا غور کر سکتا ہے کہ محامد مساعی جمیلہ قاضی صاحب
اونکی تصانیف کثیرہ سے کس قدر اظہر من الشمس ہیں اور ابین من الامس ظاہر ہے کہ بمقابلہ مخالفین کتنی مجاہدات
قلبی و لسانی کو کام فرمایا ہے اور صغیر و کبیر علماے مابعد اونکی اونسے بہرہ مند ہیں کہ نفس الامر میں اگر غور کیجے تو حق
عظیم اس بزرگ مغفور مبرور کا خواص و عوام تمام مومنین اور علماے ممدوحین فرقۂ ناجیہ کے سر و دوش بلکہ بر
چشم کیجیے تو بجا ہے توضیح ہر چند ارشادات ہدایات بنیاد جناب غفران مآب اور جناب مولانا مجتہد زمانہ جو کہ اوپر
ذکر ہوا بلحاظ مضمون نزاکت مشحون مصرع ع در خانہ اگر کس است یک حرف بس است: عقلاے ذوی الافہام و
خواص عالی مقام کے لئے کافی و وافی ہے لیکن بنظر مزید توضیح اور تصریح تام و تفہیم عوام تمام کم فہم و کم مایون
کے بہ تمسک و تائید ارشاد ہدایت بنیاد مرقومۃ الصدر یہ ہیچمیرز ایک اور تقریر بطرز مصرح سے لکھتا ہے توضیح
مرام اس مقام میں یہ ہے کہ اگر کوئی عقیل و فہیم صاحب طبع سلیم و مستقیم ماہر اخبار و آثار ائمہ ہدی و واقف تاریخ فصحا و
بلغاے سلف عنوان و دیباچہ اور لمعان سبب تالیف کو اوس کتاب کی ادنی غور و تامل سے بھی ملاحظہ کرتا ہے تو اوس تمام
خرافات ایسے مدعیان دنائت طینت کے لغو و بہتان ایسے جیسے نسج العنکبوت ظاہر ہو جاتے ہیں اور خود وہ مدعی صاحب اوکہن و
از راہ صدق و عدل کے غرض و غایت و مبادی تالیف آنکھین کہول کر دیکھیں اور جو نہیں دیکھ سکتے تو کسی
عالم و ماہر سے استفادہ کریں تب واضح ہو کہ غرض و غایت اور مناط و مآل تالیف اوسکا اوس وقت کیا ہے
اور ظاہر ہو کہ کس مقام کو کن لوگونکو کس کس حیثیت سے درج کیا ہے بہتیرے ایسے ہیں کہ اول مومن تھے پھر مرتد ہوئے
خواہ بطمع جاہ و مملکت خواہ بطمع زر خواہ کسی اور وجہ سے اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اول صاحب ایمان کامل نہ تھی

انجام کو ایمان و اعتقاد حقہ اختیار کیا وقس علیٰ ہذا اکثر جگہونکو اور شہرونکو صرف اس حیثیت سے لکھا ہی کہ زیادہ

لوگ وہان کے مذہب حقہ رکھتے تھے یا اعتقاد غصب و ضلالات غاصبین خلافت اور اقرار حقیت خلیفہ منصوص رکھتے تھے اور

لقب شیعہ رکھتے تھے گو کہ فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ مین سے نہین تھے اور بیشتر وہ لوگ کہ وہ ایسے تھے تو غرض اور

مقصود اونکی اندراج سے توضیح مختارین لقب شیعہ مطلقا اور منکرین خلافت غاصبین و معترین ضلالت اونکی کے نیز منع

توصیف اور اقرار خاتمہ اونکا مذہب حقہ پر ان بعضے البتہ وہ نہین تھے عند العوام ایسے مین جو بقرار ملقب صاد شہرت

رکھتے مین جنکی مع و توصیف اور صحت عقیدہ اونکا البتہ طرز تحریر قاضی صاحب سے ظاہر ہے سو وہ بھی پا جاتے ہین گے

جنکا خاتمہ بصحت اعتقاد و فرقہ حقہ اثنا عشریہ بے شک قاضی صاحب پر ظاہر ہو گیا کہ بکیفیت قرار واقعی اور خراق کا ہمنی

جہات ابتدا سے اخیر تک تمام کتاب دیکھنے سے اور اونکی اقوال مشعر اعتقادات اور اور بعضا موانسے دیکھنے سے ظاہر ہوتی

دوسری ہدایت مضمون ارشادت مشحون ظنوا بالمؤمنین خیرا اور بارشاد ناطق حضرت ابو عبد اللہ صادق علیہ

علی آبائہ الف الاف التحیۃ والسلام التقیۃ فی کل ضرورۃ وصاحبہا اعلم بہا حین ینزل بہ

و خیر ما اشتبہا اور مفاد اسکی کہ افعال مسلمین محمول او صحت کے خیال کرنے چاہیین اور پھر ایسا مومن مسلمان جسکی

مداح او محاسن مساعی تصانیف کثیرہ حسب تشہیر ظاہر اور تصحیح کلمات مصحفہ واضح اور کسیا صاحب نظر اور ماہر

اور خیر خاتمہ جسکا امور مذہب حقہ پر بفوز عظیم شہادت اور تابع مجتہدین سلف و خلف جسکے مداح اور صحت عقیدہ

کے قایل اور بعظیم القاب کے ماثل تو یہ تہمت کنندہ مدعی صاحب اسارات عقیدہ یہ کیون نہین خیال کرنے کہ ایسا

شخص صاحب ورع و تقی ممدوح و مسلم ناطبان ایمہ ہدی صاحب نظر ماہر خبر صاحب مصلحت باخبرت و بالبصیرت

بعبارت جو لکھتا ہی مین مصلحت و صواب اور مستحق اجر و ثواب ہے تیسیر کے غایت الامر یہ کہ خطا فی تحقیق المحالات

بھی اگر خیال کیجاوے تو بفرض اسکی بھی بلکہ با وصف فساد نظنہ کے ایسے باب مین نسبت ومی فساد اسارات عقیدہ کے

ایسے شخص کے لیے نہین چاہیے اس تہمت کنندہ اور ایسے صاحب جسارت و بیباکی کو لازم ہی کہ کتاب پر عبور نہین تو

کوئی دن اہل علم کے صحبت مین رہی علماے اساتذہ کی خدمت گذاری کرے بد ظنی سے تو بہ احتراز کرے تب

معلوم ہووے کہ ایسے شخصون کے لیے کونسے خطا مین معذوری کونسے مین گناہ کونسے مین ثواب اور کہان خطا اور بفرض خطا بھی

عدم خطا برابر ہے یا درجہ کہ توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد اور مانند اسکی جو اصول اعتقاد مین ایسی امور مین

[illegible]

البتہ خطا معذور نہین اور غلطی آثم ہے اور باقی مسایل اجتہادیہ فرعیہ حتی کہ مثل ذہاب وصیام ذہاب
بعض بعض آیات قرآنی اور بعض خصوصیات رجعت وغیرہا اس قسم کے امور مین تو خطا معذور ہی کما اشار ہو واومی
الیہ مولانا ومعتمدنا جناب حضرت غفران مآب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ فی تصنیفاتہ الاصول کہ اگر کوئی دیکھی تو
بخوبی منکشف ہو کہ اجلاے علما وکبراے اخیار ہمارے ایسے جگہ پہ اختلاف کرتے ہین چونکہ بسط وتفصیل ایسے باتونکی اس جگہ غیر
محل ہے سو بیان اشارۃ اتنا کافی ہے کہ عقیل وفہیم غور کرے کہ جب اوس جگہ غلطی معذور ہے اور معاذ اللہ
اسارت عقیدہ کی تو کیا نسبت تو بالفرض وبالتقدیر چند اشخاص کے تحقیق حالات مذہب وعقیدہ مین بغرض خطا فسا
واسارت عقیدہ کی نسبت دینی محض جہالت اور فضیحت اپنی ظاہر کرنے ہین یا نہین علاوہ اسکی ایک اور تقریر سے
ہم کہتی مین مدعی صاحب صفا وبادیانت کو محل احتمال ہو سکتا ہی کہ وہ وہ اکثر مشہور صوفی جنہونے ایک زمانہ اور عمر
ضلالت مین گذاری اور گوسالہ پرستی اور اتباع صنمی قریش مین سالہا سال رہے اور اسی سبب سے وہ ادسی نام
لوگونکی زبان پر شہرت رکھتی رہے ہین یا بعقیدہ اوس نام سے سوا اونکے بھی مشہور رہے ہین اور اگرچہ اقوال اور مصنفات اونکے
زمانہ ضلالت کے یا تقیہ کے دال بھی ضلالت عقیدہ پر مین لیکن اخیر زمانہ مین قریب خاتمہ وہ تایب یا منظر ہو گئے
اور عقیدہ صحیحہ حقہ اثنا عشریہ کو اختیار کر گئے یا مظہر ہو گئے اور قاضی صاحب کو اونکی صحت عقیدہ اور اصل حقیقت
پر اطلاع وخبر ہو گئی ہو اور اونکی وہ اقوال وحال اعتقادات اس وقت واختیار واظہار مذہب حقہ کی قاضی صاحب کو
پہونچی ہو کہ ان مدعی صاحب جیسے بیچارونکی نظر سے بلکہ کان تک بھی نہین گذرے کہ وہ منقولات اونکی اخیر زمانہ کے
مشعر اعتقاد واقرار اور اظہار ولایت اہلبیت طہارت ائمہ اثنا عشر اور براءت اعداے دین وغاصبین خلافت کے
اور اختیار مذہب حقہ ناجیہ کے ہین بالجملہ خاتمہ اونکا باختیار وقبول اور اظہار مذہب حقہ کے ہوا تب بسبب وحیثیت
تحقق اختیار واظہار مذہب حقہ اونکی نہ بحیثیت مخالفت مذہب حقہ بے شک قاضی صاحب نے بمدح وتوصیف یاد کیا
کیونکہ بہتیرے کفار زمانہ پیغمبر خدا ایسے تہے کہ ایک زمانہ عمر کفر مین گذارا اور انجام کو مشرف باسلام ہوے اور خاتمہ انکا
بایمان ہوا اور بہتیرے عمر بکر منافقین صحابہ مین ایسے تہے کہ ایک زمانہ اسلام ظاہری مین گذارا اور لوگ اونہین
مومن مسلمان جانتے تہے اور اسے لقب سے لوگونکی زبانون پر شہرت رکھتے تہے لیکن انجام کو مرتد دایرہ ایمان سے
خارج ہو کر نے الثار واسقر ہوے اور بہتیرے طالحین وناکثین بعد وفات سرور کائنات خلفاے غاصبین کے ہمراہ ہو گئے

اور خلیفہ منصوص کی اعانت اور نصرت نہ کی اور بعضی اونمین کے بہی تابع رہے ہمیشہ جنگ جمل و صفین مین خلیفہ
برحق کے نصرت مین درجۂ رفیعۂ شہادت کو فایز ہوے چنانچہ ماہرین مومنین اتباع باب مدینۃ العلم و ناظرین حالات
روز سقیفہ اور زمانۂ غاصبین اور احیان جنگ جمل و صفین اور ناظرین کتب رجال و مرویات اہلبیت طاہرین
کے بمعاینۂ حالات طلحہ و زبیر و عمرو و بکر و غیرہم مرتدین اور اصحاب و تابعین راجعین و تائبین مثل ابن تیہان
الانصاری اور بریدہ بن حصین اسلمی اور خزیمہ بن ثابت اور عثمان بن حنیف الانصاری وغیرہم خوب جانتے ہیں
اور بیٹے ایمہ کی زمانہ مین اول اعتقاد باطلہ رکہتے حتی کہ بعضے جسمیت خدا کی معاذ اللہ قایل تھے لیکن بعد ورود
از منہ دا امام کے حضور امام مین ہدایت پا کر ترک عقاید باطلہ ہوے اور اقوال زمانۂ بطالت کی بہی اونکی مین اور زمانۂ ہدایت اور
خاتمہ کے بہی کہ کتب مبسوطہ مین بتمام حالات موجود مین تو اعتماد زمانۂ اخیر کے اقرار کا ہے نہ اول کا چنانچہ حالات
ابو خالد کابلی اور ہشام وغیرہ اصحاب ائمہ کے دیکہنے سے سمجہہ بوجہہ اور کیفیت ان باتونکے حاصل ہو سکتی ہی اور صاحب
ذہن سلیم اور طبع مستقیم ذوق و حظ اوٹہا سکتا ہے کہ جب ایسے لوگونکی لیے یہہ باتین پیش آئین تو قاضی صاحب کے
کسی ممدوح کی لیے ایسا احتمال ممنوع و مخدور عند العقل و النقل نہین ہو سکتا و اذا قام الاحتمال بطل الاستدلال
ایسے مدعی صاحبکو لازم ہے کہ کتب مبسوطہ علماے سلف و خلف مذہب حقہ علی الخصوص تصانیف ہدایت اشتمال مجتہدین
ماضی و حال کو اول بغور و تامل دیکہین اور استعداد نہین تو اہل استعداد سے مستفید ہون اور تلاوت قرآن
اور بضبط صلوۃ زاکیات اور درود نامحدود سرور کاینات و آل طاہرہ سینہ کو کینہ مومنین سے صاف کرین اور
قلادۂ اتباع ساتذہ و مجتہد عصر دام برکاتہ زیب گردن کرین تب لب بتقلید کہولین اور زبان بلعن و طعن علماے نامدار اور
اعاظم و اکابر کے نہ ہلا دین ورنہ عبث اپنی زبان سے فضیحت ہوتا ہے اور اپنے پاؤن چاہ ضلالت و ہلاکت مین
پڑتا اور عند اللہ و عند الناس مخذول و رسوا ہوتا ہے **تتمہ** اگر کوئی مخالف یا مدعی مذکور جیسا مولف
مکابر باعوجاج طبع یہہ خیال کرے کہ غاصبین خلافت اور سلاطین جابرہ و جائرین پر بہی یہی احتمال ہو سکتا ہے
کہ بعد توبہ و انابت باختیار و اقرار ولایت اہلبیت طہارت بخیر خاتمہ اس جہان سے گئے سو یہہ قیاس اور مکابرۂ محض
اور قیاس مع الفارق اور طمع خام اور خیال باطل ہے کیونکہ جب بالاتفاق سب جگہ سے یہہ بات کالشمس فی وسط النہار
بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ خلفاے غاصبین و مرتدین جتنے تھی انکار ہی پر بچشم اپنے جیسے ہم کیشونکو یا اپنی زندگی مین

ر چچا صاحب پہلی تم سوال کرو کہ خلافت حق کسکا ہی سو محمد بن حنیفہ نے سوال کیا کچھہ جواب

لی اول تو نہایت دعا کی لئے اونہائے اور حق تعالی کو باسماء عظام پکارا اور حق تعالے سے بیا

د کو یا ہو یعنے شہادت امامِ برحق کے خلافت کی دیوے پہر رو مبارک حجر الاسود کے طرف کیا اور فر

د حق اوس خدا ئے عزّ وجل وحدہ لا شریک لہ کے جسنے کہ مواثیق اپنے بندونکی تجہہ پر مربوط کئی

و صاحب بعد حسین بن علی علیہما السلام کے کسکا حق ہے بمجرد اسکی حجر الاسود سے طرح جنبش مین آیا

ریگا اور بزبانِ فصیح عربی صاف آواز دی کہ ای محمد رض مسلم رکہہ یعنے تسلیم و یقین کر کہ امامت و

ما السلام کے حق علی ابن الحسین علیہما السلام کا ہی یعنے امام زین العابدین امام برحق مین اوسوقت حضرت

ر کے پای مبارک امام کو باعتقاد تمام بوسہ دیا — ہمارے حضرات کہ یہہ نیک ظن و کم مایہ فکر سوسین کچھہ یع

ت زمانِ مدت نزاع حضرت محمد بن حنیفہ رض کو بہی بے دریافت حقیقت اور بوجہی حالا انجام کے کچہہ کا کچھہ کہہ اوٹہین لیکن

کتابین بعد تمام ان حالات کی یہہ بہی ہی کہ محمد بن حنیفہ رض نے زمانہ انکار او مدت امتداد اظہار نزاع

شکوک و اوہام مستضعفانِ عوام انام کے اظہار سے انکار اور نقض و تکرار کا کب تہا تا کہ وثوق بعض حض

ل ہو معجزہ مرقومہ سے زیادہ تر باعث ثبوت کو پہنچی یعنے ضعفاء عوام بلکہ تمام خاص عام کی یقینی زیادہ تر تسلی

ہ درحقیقت امام سے منازعت امامت مین سعی کرتے تہے مولف کتاب کہتا ہی کہ ماہرین باخبر و بصیرت س

ں و التقدیر اگر انکار و منازعت مذکورہ زمانِ نزاع و تکرار محمد بن حنیفہ رض اوس زمانہ کا سعی حقیقی بہی

و اقرار اثبات کی تکرار و نزاع مرقومہ سے اقرار زمانہ اخیر کا اعتقاد و اعتبار کیا ہی کہ زمانہ اولی کا فافہم وتد

۱۲ حالات حضرت محمد بن حنیفہ ؓ میں کتاب خرائج الجرائح سے جناب قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت محمد بن حنیفہ رض
صاحبزادہ جناب مولائے مومنین ؑ نے بعد شہادت جناب حضرت سید الشہدا ؑ کے آقا امام زین العابدین ؑ سے درباب
وصایت و خلافت مدتوں نزاع رکھی یعنے محمد بن حنیفہ کہتے تھے کہ خلافت و وصایت میرا حق ہے میں تم سے عمر میں
بڑا ہوں اور امام جواب میں مدتوں ارشاد فرماتے رہے کہ ای چچا صاحب ڈرو خدا سے اور اس دعوی کو چھوڑ دو
لیکن محمد بن حنیفہ رض ترک اس دعوی کا نہ کرتے تھے اور مدتوں انہیں نزاع ممتد رہی آخرالامر امام نے فرمایا کہ ای
چچا آؤ ہم تم ایک حکم یعنے منصف پاس چلیں محمد رض نے کہا کہ وہ حکم کون ہے جو مجھہ میں تم میں حکم کریگا امام
نے فرمایا کہ حجرالاسود پاس چلیں جو وہ حکم کری وہ صحیح جانو چنانچہ بالاتفاق ایکدن حجرالاسود پاس گئی امام
نے فرمایا کہ چچا صاحب پہلی تم سوال کرو کہ خلافت حق کسکا ہی سو محمد بن حنیفہ نے سوال کیا کچھہ جواب نہ پایا امام
نے بعد اسکی اول تو نماز پڑھی دعا کی لئے او ہاتھ اٹھائے اور حق تعالی کو باسماء عظام پکارا اور حق تعالی سے یہہ چاہا کہ
حجرالاسود گویا ہو یعنے شہادت امام برحق کے خلافت کی دیوے پہر رو بمبارک بجانب حجرالاسود کے طرف کیا اور فرمایا کہ ای
حجرالاسود بحق اوس خدائے بزرگ وحدہ لاشریک لہ کے جسنے کہ سوا تیرے اپنے بندونکی تجہہ پر مربوط کئی ہیں بیان
کر امامت و وصایت بعد حسین بن علی علیہما السلام کے کسکا حق ہے بمجرد اسکی حجرالاسود اسطرح جنبش میں آیا کہ گویا اپنی
جگہ سے گر پڑیگا اور بزبان فصیح عربی صاف آواز دی کہ ای محمد رض تسلیم رکہہ یعنے تسلیم و یقین کر کہ امامت و وصایت بعد حسین
بن علی علیہما السلام کے حق علی ابن الحسین علیہما السلام کا ہی یعنے امام زین العابدین امام برحق ہیں اوس وقت حضرت محمد بن حنیفہ رض
نے تسلیم کر کے پائے مبارک امام کو باعتقاد تمام بوسہ دیا۔ ہمارے عصر کے حضرات کم بہ نیک ظن و کم مایہ کفر مومنین بلکہ بعض یقین کی بمجرد
استماع حالات زمان مدت نزاع حضرت محمد بن حنیفہ رض کو بہی بے دریافت اور بو بنجنی حالات انجام کے کچھہ کا کچھہ کہہ اٹھیں لیکن واضح
ہو کہ اوسی کتاب میں بعد تمام ان حالات کی یہہ بہی ہے کہ محمد بن حنیفہ رض نے زمانہ انکار اور مدت امتداد اظہار نزاع میں بہی صرف
واسطی ازالہ شکوک و اوہام مستضعفان عوام الناس کے اظہار سے انکار اور نقض و تکرار کا کیا تہا تاکہ وثوق بعض حقیت امام کا
اس اظہار اور ظہور معجزہ مرقومہ سے زیادہ تر پایہ ثبوت کو پہونچی یعنے ضعفاء عوام بلکہ تمام خاص و عام کی زیادہ تر مستحکم اس سے ہوں
نہ کہ معاذ اللہ درحقیقت امام سے منازعت امامت میں سچ کرتے تہے مولف کتاب ہذا کہتا ہے کہ ماہرین باخبر و بصیرت سب جانتے
ہیں کہ بالفرض و التقدیر اگر انکار و منازعت مذکورہ زمان نزاع و تکرار محمد بن حنیفہ رض و شک نزاع کا سچ حقیقی بہی ہوتا تو بہم
بہی بعد اظہار و اقرار اثبات کی تکرار و نزاع مرقومہ سے اقرار زمانہ آخر کا معتمد و معتبار کیا جائیگا کہ زمانہ اول کا فافہم و تدبر منصفی منہ

مین خلیفہ بنا گئے یا خلافت کو شوریٰ مین ڈال گئے یا یونہین چھوڑ گئے غرض کسیکو اہلبیت مین سے خلافت نہین
ہونے دی گئے اور نہ اقرار وصایت وخلافت اہلبیت ظاہر کیا تو پھر اونکے لئے احتمال توبہ کا ضلالت وغصب خلافت سے اور
گمان اقرار واختیار طریقہ مذہب حقہ اثنا عشریہ یعنی ہے کیونکہ خود کتب مخالفین وموالفین سے کہ اپنی جگہ بتفصیل بیان ہے
صاف ہویدا ہے کہ خلیفہ اول مخالفین اُس ثانی کو خلافت لکھکر راجنے کہ منع کیا تہا پیغمبر صلعم کو لکھنے سے اور پہر خود بعنایت حضرت
چہ اونہیو مین خلافت کو دائر کر گیا تاکہ نائرہ جدال وقتال مشتعل ہو اور ہر ایک کو طمع خلافت کی شور وفساد پر آمادہ
کرے اور خصوصیت اہلبیت طہارت کی درباب خلافت لوگونکی دلونمین سے جاتی رہی غرض اہل شوریٰ مین کثرت
رائے پر منحصر ہو گیا حتی کہ اس درجہ پر مخالفت جناب مولائے مومنین خلیفہ منصوص سے دم اخیر تک ظاہر واشکار ہو رہے کہ کتب
فریقین سے اظہر من الشمس ہے یعنے نوبت یہانتک پہونچی گیا اور مقرر کر گیا کہ عبد الرحمن ابن عوف برادر خواندہ عثمان لعجا و اوا
دسر کردہ خیرخواہان بنی امیہ جسطرف اپنی رائے شامل کرے وہ رائے المقدم اور طرف غالب ہو اور جو کوئی اہل شوریٰ مین سے
مخالفت حکم کرے رائے اکثریہ غلبہ کے جنین کہ جناب شاہ ولایت نفس خاتم الرسالت سب کو نہی جانتا ہی کہ موجود ومعدود تھے یعنے
دونہی ہیون اصحاب شوریٰ مین جناب مولائے مومنین بہی مثل پانچ اور کے شریک کئی تھے تو گویا درحقیقت یہہ کہہ مرا
کہ نفس رسول مقبول خلیفہ منصوص زوج بتول بہی مخالفت اوس حکم کے کرین تو معاذ اللہ مار ڈالے جائین وقس علے ہذا
تیسرے صاحب کا حال ازبس مشہور وہویدا ہے کہ مرتے دم تک مخالفت اہلبیت طاہرہ کا دم مارتا رہا حتی کہ موالف ومحب
اہلبیت طاہرہ مین تک کا یہانتک دشمن رہا کہ شہر مین رہنے کا روادار نہین تہا حال ابا ذر غفاری مشہور آفاق ہو کہ
اسکی ہاتہون مجبور ہجرت کی اور انجام کو کس بیکسی سے غریب الوطنی مین ویرانہ مین غریب جان بحق ہو اور سوائے اونکی عمار
یاسر وغیرہ اور شیعیان اہلبیت رسالت سے کیا کیا بدسلوکیان کین حتی کہ محمد بن ابی بکر کہ شیعیان خاص جناب مولائے مومنین سے تھے
اونکی حق مین کیا کیا غدر ومکر کئے جنہونے آخر اونسی جہنم کو پہونچایا اور جناب مولائے مومنین خلیفہ منصوص نے اونکو اپنی ہیجان کے
برابر رکہا کہ عقیل فہیم پر ازبس ظاہر ہے کہ اگر وہ باایمان نہ مرتا تو قاتل مومن کو نفس رسول مقبول مولائے مومنین ایسا
عزیز کیونکر رکہتے وقس علے ہذا ابو ابوسفیان متقدائے نومسلمین وسفیان محارب مولائے مومنان کا حال ازبس ظاہر واشکار ہی کہ
اپنے بیٹے بدکردار زناکار شراب خوار کو اپنی زندگی مین کس کس فریبون سے غاصب وناصب تخت خلافت بنا گیا وقس علے
ہذا حال مادران نامہربان مغضوبہ القلب غیر ثابتان کہ اونکی مخالفت اور خصومت اور لڑائی بہی ایک کی نوبت پہنچانے نفس رسول

سے اور مایوسی اور ناامیدی رحمتِ الٰہی سے کہ معاذ اللہ ہرگز شعار اہلِ ایمان کا نہین سب اونکی زبان و رگ کے
معاقوال سے ظاہر و باہر ہے غرض ہر ایک انمین کا تادمِ مرگ یہی کہتا رہا کہ کاش ہم پتھر ہوتے کاش ہم درخت ہوتے کاش
ہم خاک مٹی ہوتے کاش ہم تنکے ہوتے غرض ہر ایک کا قول اسی قبیل سے مثل قول قائلین یا لیتنی کنت ترابا
کے تہا اور اقرار خلافت و وصایت اہلبیت طاہرین سے اور اظہار حقیت مذہب اہلبیت اور ترک طریقۂ ضلالت اور توبہ
و انابت اور اختیار طریقۂ ہدایت کسی ایک کا انمین سے تادم مرگ کہین سے خاصۃً یا عامۃً ہرگز نہین پایا جاتا تو
مقولا انکا خواہ نظم خواہ نثر اجتک پایا گیا اور جو ہوا اور ہماری نظر سے نہ گذرا ہو تو مخالف یا یہ موقف جیسے فرماوین
لیکن جو کوئی اب کہیگا تو وہ سکو اپنا مذہب مختار یا شعار مستحب چھوڑنا پڑیگا العاقل یکفیہ الاشارۃ تو پہر اونکی نسبت
خیال رجوع بمذہب حقہ اور ظن خیر خاتمہ اور احتمال توبہ و انابت سراسر خیال خام بلکہ طمع خام اور خیال ابلہانہ و بیکانہ ہے
ومن شاء مزید الاطلاع فلینظر الی کتب المبسوطات فی الاخبار والاثار
اور قاضی صاحب جنکو مومن بخیر خاتمہ ممدوح لکھتے ہین اونکی مقولات مشعر اعتقاد صحیحہ کے اور اقرار خلافت ائمہ اور سب
ظالمین و غاصبین کے انجام کے مین پیر قاضی صاحب جیسے شخص کو معاذ اللہ اساءت عقیدہ کی نسبت دینی خبر دینی ہی محض
اپنے حمق اور نادانی اور حرکت جاہلانہ اور بدانجامی پر بالجملہ قاضی صاحب کا مدح کرنا اونکا بتحقق اقرار و اختیار مذہب حقہ
اونکی کے ہے نہ بحیثیت دیگر فافہموا و تدبروا قاضی صاحب نے اشاعتِ مذہب حقہ مین سر اودہر آخالصۃً للہ جو جو جانفشانیان
اور عمر قربان کی مین بہت مشکل ہین اونکی مدح بیاد آمدم امید اجر جزیل رکہہ سکتی مین اجرہم علی اللہ و رسولہ
واهلبيته الطاهرين اللهم اغفرهم جميعا ف مناسب اسی جگہ کے ہر حال جناب ملا محمد تقی علیہ الرحمہ
والد ماجد جناب آخوند صاحب رحمہ اللہ سمی واللہ جدہ دام ظلہ کا کہ ایسی ہی حضرات اونپر ہے گمان و ایہام تصوف کا
کرتے تہے بسبب مخالفت ظاہر کیے کہ جو آخر رسالہ اعتقادیہ مین خود جناب آخوند صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہین خبردار ہرگز کوئی اس
کا گمان کرے تو میرے والد علامہ نور اللہ ضریحہ کو کہ وہ خدانخواستہ فرقۂ ضالۂ صوفیہ مین سے تہے یا اونکی مسلک و
مذہب کا اعتقاد رکہتے تہے حاشا ثم حاشا یہ بات کسطرح سے ہو وہ وحید عصر تہے اپنے زمانہ کے لوگون مین اور عالم
اور عامل تر اونکے اخبار اہلبیت مین بلکہ طریقہ اونکا زہد و ورع تہا اور ایک زمانہ مین ابتدا تمام کہتے تہے ساتہ تصوف
کے یعنے اپنی تئین صوفی کہتے تہے اسلئے کہ یہ گروہ اونکی طرف رغبت کرے اور توحش نہ پکڑے تا کہ باز رکہین اس گروہ کو اغوا

اقوال فاسدہ اور اعمال مبتدعہ سے اور بہتون نے محبت اور خواہش کی طرف حق کے سبب اسی مجادلہ کے لیکن
جبکہ ملا علیہ الرحمہ نے اخیر عمر مین دیکھا کہ یہہ سلطنت ضایع ہو گئی اور اعلام ضلال و طغیان بلند ہو گئی اور لشکر شیطان
نے غلبہ پکڑا یعنی دیکھا کہ اب اثر نہین اور جان لیا کہ صریح وہ لوگ دشمن دین خدا کے تو تبرا کیا اونسے اور علما
اونکی عقاید باطلہ مین اونکی تکفیر کرتے تہے اور خود آخوند صاحب فرماتے مین کہ مین خوب طریقہ اونکا جانتا ہون اور
میرے پاس اس باب مین اونکی نوشتہ موجود مین اور یہہ بے اخیر اوسکا کہ ارادہ کیا تہا مینے اسکی ایراد کا فقط
یہہ ہی تمام ترجمہ ارشاد جناب آخوند صاحب علیہ الرحمہ کا تنبیہ نفس الامر مین جو غور سے دیکھا جاوے تو تمام ایسے
مدعیون کے سبب قاضی صاحب وغیرہ اور اونکی امثال و اتباع اکابر شیعیان مخلصین با صفا کے ظہور ثبوت و اتقا
ان بزرگون کے ایسے ائمہ و مقتدا ایمان و دین سے تصور کرنے چاہیے کیونکہ خاص انکی ائمہ کی لئی بہی اس قسم کے متعاند جابر
و جابرین ملاعین زمان سے بہت پیش آئی ہین بلکہ باوصفیکہ وہ حضرات ان منافقین جاہ خواہ کی ہاتہون سے
کنارہ کش خانہ نشینی اور گوشہ گزینی مین بسر کرتے تہے لیکن انوار عظمت و جلال اور فضل و کمال اور لمعان عز و جاہ
محبت الٰہی اور شہادت و ہدایت پناہی اونکی باوجود انکی سعی و کوشش اطفا اور مٹنے کے بفحواے مضمون ہدایت مشحون
آیہ یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
زمین سے آسمان تک روشن و آشکار ہوتے تہے تو وہ منافقین اور حاسدین جاہ خواہ بجان و دل تاؤ پیچ کہاتے تہے
اور جلتے تہے چنانچہ ایک نمونہ اوسکا حالات جناب آئمہ امام محمد باقر مین سے کہ زمان ہشام بن عبد الملک کا ہے کہ وہ سلاطین
جابرین ملاعین بنی امیہ سی تہا مناسب اس مقام کے ہے وہ شقی جس طرح ان حضرت سے پیش آیا ہر چند وہ قصہ طول ہے لیکن
حقیر بقدر ضرورت و مناسب مجمل مختصر لکہہ دیتا ہی کہ باسناد معتبر واضح ہے کہ جب آوازہ فضل و کمال اور شہرت
عز و جلال امام با وصف گوشہ نشینی و اعتکاف اوس محبت خدا کی اس ملعون کے کان مین پہنچا اور جناب زید
بن حسن اور جعفر تواب جیسے حضرات انہون نے بہی زمانہ علم ہدایت اور اوقات بغاوت مین امام کی طرف سے
بدگوئیان اوس ملعون سے کین اور جہوٹ جہوٹ باتین زید مذکور نے لگائین تو وہ شقی نہایت سوختہ و کباب
اور در پئے ایذا و عقاب امام کے رہتا تہا اور انواع و اقسام کی اذیتین قید و حبس کے دیتا تہا لیکن جب قید
مین بہی قیدی مرید و معتقد ہونے لگے تو یہہ خبر سنکر یہہ شقی زیادہ جلتا اور قید سے باہر کرتا اور دوسری طرح کی

تکلیفیں ظاہری و باطنی اور اذیتیں قلبی و لسانی دیتا چنانچہ جمیع ائمہ کو انواع و اقسام کی ایذا و تکلیفیں ہر قسم کی اور بس
قسم کی بھی پہنچتی رہی ہیں اور انکے شیعیان مومنین مخلصین کو باسوت و اقتدا انکے پہنچتی رہی ہیں کتب رجال آثار و اخبار دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے غرض ان حضرت کو جب قید سے رہا کرکے مدینہ منورہ کو روانہ کیا اور رستہ میں ایک سر گروہ علمای نصارا بعد قبول دین حق
اور قایل ہونے حضرت کے فیض و برکت سے ایمان لایا تو یہ شقی یہ خبر سنکر زیادہ تر اور بھی متوحش کیا ہوا اور کینہ چلا تو ہر ایک جا کا
شہر میں بھیجکر لوگوں کو اغوا کرین بلکہ خلیفہ غاصب کے طرف سے بطریق حکم کے پہنچا دین کہ معاذ اللہ ان حضرت اور انکی صاحبزادہ
حضرت ابو عبد اللہ نے توبہ توبہ بمذہب نصارا اختیار کیا ہی جو کوئی شخص ان دونو پسران ابو تراب کی ہاتھ کچھ خریدیگا یا اونکے
سلام علیک کریگا یا انسے مصافحہ کریگا تو خون اسکا ہدر ہی یعنی قاتل اس شخص کا قصاص گیر بری ہوگا خون اوسکا دے پس شہر حلا ہی جا بجا
شہروں میں یکے بعد دیگرے یہ خبر پہنچا ہی تو جب حضرت شہر کے دروازہ پر وارد ہوے لوگون نے یہ خبر سنکر دروازہ بند کر لیا یہانتک
کہ کھانا اور دانا آپکے دواب کے لئے بھی آپ کی ہاتھ نہ بیچا بلکہ معاذ اللہ سب و شتام پیش آئی اور شہر کے دروازہ کی اندر گھسنے نہ دیا اور
جناب امام زین العابدین کے حق میں بھی معاذ اللہ کلمات ناسزا کہی بالجملہ امام کو وہاں بھی ایک معجزہ ظاہر ہوا کہ جہان تاریک ہو
گیا تب شہر کے لوگون نے منت معذرت کی عفو چاہا جب یہ خبر ہشام بد انجام کو پہنچی تو اوسی وقت اس جگر کو جو اول ہاتھ سے
واسطے عفو چاہی کے بڑا تھا شہید کر ڈالا اور انجام کو بعد و مکر امام کو بھی بعد خلیفۂ زہر دیکر زہر سے شہید کیا تو مومنین
خیال کر سکتے ہیں کہ مخلصین مومنین ائمہ طاہرین و شیعہ خاص مولا مومنین کو اس قسم کی باتیں منافقین زبان اور ہاتھ سے لگانو کی سے پیش آتی اور
اس قسم کی حرکات پہنچتی ہیں ظہور تر اسوت و اقتدا ہی اپنے مقتدا اونکے بلکہ بمصداق تشرن المومن بکفر المکفر
کو منافقین کی کہیں نہیں تصدیق ایمان کامل تصور کریں نہیں دیکھا کہ مومن الطاق رحمۃ اللہ سو من خاص صاحب امامین علیہما السلام کو
منافقین و ناصبین شیاطین طینت ملقب شیطان الطاق یاد کرتے تھے اور بھی زیادہ حجر بن عدی اور اشعث بن قیس کندی ہمراہ اور غیر جاہلے ہم کو
از خاک برداشتہ جناب مولا مومنین خود انکی جناب میں اور انکے شیعیان مخلصین کے حق میں سوانی ذریات و اتباع کے کس قدر ہر زمانہ
اور بد انجامی سے پیش آتی رہی لیکن کیا انجام پایا او روز حشر کو ظاہر ہو گا کہ زیادہ تر کیا کچھ پاوینگی ـ جناب ظلفی صاحب وغیرہ اور
ماتمین جناب قاضی صاحب اتباع و مقتدیان ائمہ معصومین مظلومین علیہم السلام اس اسوت و اقتدا کی حظ
و نصیب کو اپنے لئے کمال خوش نصیبی تصور کریں اور شکر پروردگار عالم بجان و دل بجا لا دیں کہ
خاتمہ خدا ہمیشہ ایسی بلا میں مبتلا رہتی ہر اللہم اهد قوما لکیا هلین تم الاعتقاد الاول فی الذات و یتلوہ الثانی

صحت نامہ باب اول مجموعہ اعتقادات حسنہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	شہسوار بدر وحنین	یکہ تاز بدر وحنین
ایضاً	۷	خلفاء البدات	خلفاء اللہ تعالے
ایضاً	۸	خادم الطلباء	خادم الطلبہ
ایضاً	۹	بثقلین — کل اشین	بالثقلین — کل شین
۳	۹	علت نفسانی	علت ہوائے نفسانے
ایضاً	۱۳	وغیرہا	وغیرہم
ایضاً	۲۱	انی تارکم	انی تارکٌ
۵	۱۲	مصرحہ صدر	مصرح الصدر
۷	۸	لشی عجاب	لشیُ عجاب
۱۰	۱۶	ہیچ میرز	ہیچ میرز
۱۱	۲۱	وغیرہا	وغیرہم
۱۶	۵	صلوۃ کو رکن عبادت گردانا	صلوۃ کو واجبات عبادت سے گردانا
ایضاً	۶	ظاہر ہے کہ رکن عبادت	ظاہر ہے کہ کوئی واجب بلکہ رکن عبادت
۱۷	۹	احادیث	بعض بعض احادیث بلکہ اکثر
۲۶	۱۶	وغیرہا	وغیرہم
۳۵	حاشیہ	کہیں پہلے معنے مراد ہوتے ہیں کہیں دوسرے جو غیر صادق	کہیں پہلے معنے صادق ہوتے ہیں کہیں دوسرے جو بھی درست ہیں
۴۵	۱۶	سلفا	سلف
ایضاً	۱۷	اوہون من نسیج العنکبوت	اوہن من نسیج العنکبوت
۴۶	۲۱	مضوغۃ القلب	مضغوۃ فی القلب